Presented by: www.Jafrilibrary.com

چالیس حدیثیں

تالیف و ترجمہ

حجۃ الاسلام والمسلمین

مولانا سید ذوالقدر رضوی

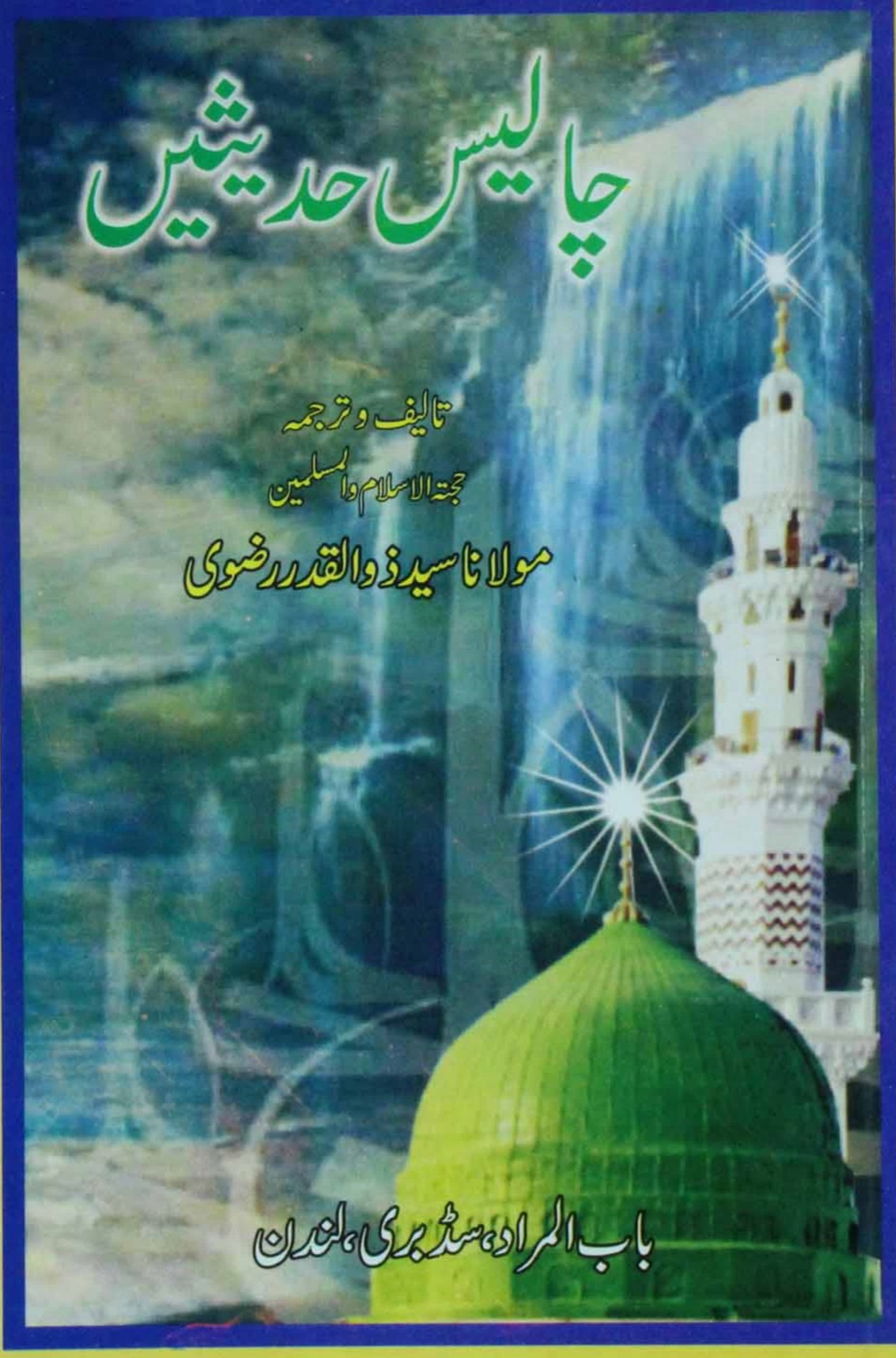

باب المراد، سڈبری، لندن

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

The Actual price of this book is that your read the book with affection & concern for your self.

and

Please Recite Sura-e-Fatiha for my Parents

S. Ameer Abbas

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

چالیس حدیثیں

سید ذوالقدر رضوی

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

چالیس حدیثیں

تالیف و ترجمہ:
حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سید ذوالقدر رضوی

ناشر:
حضرت خدیجۃ الکبریٰ سوسائٹی، دہلی

تقسیم کار:
مکتبۂ کائنات، دہلی
بارگاہِ باب المراد، سڈبری، لندن

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

بنامِ نورِ کائنات

© مکتبہ کائنات دھلی

نامِ کتاب	:	چالیس حدیثیں
تالیف وترجمہ	:	حجۃ الاسلام والمسلمین مولانا سید ذوالقدر رضوی
تاریخِ اشاعت	:	۲۰ر جمادی الثانی ۱۴۲۶ھ مطابق ۲۷ر جولائی ۲۰۰۵ء
سرورق	:	سید سعود (دہلی)
ناظمِ اشاعت	:	ڈاکٹر ایم آر قاسمی (علیگ)
کمپوزنگ	:	منصور زکی (دہلی)
طباعت	:	ایرانین آرٹ پریس، گلی قاسم جان، دہلی
ہدیہ	:	اکیاون روپے (Rs. 51/-)

ناشر:

حضرت خدیجۃ الکبریٰ سوسائٹی دہلی

۴۰۔۴۱، رشید مارکیٹ ایکسٹینشن، دہلی۔۵۱ ٹیلی فیکس:011-22057745

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

عرضِ ناشر

اللہ ہی کے سہارے جس کا فیض عام اور عنایتیں خاص ہیں!

مکتبۂ کائنات

کا

تصنیفی

تالیفی

اور اشاعتی منصوبہ

نظریاتی اعتبار سے

سخنِ حق

اور

حقِ سخن

کا پابند ہے!

ادارہ

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

فہرست

	انتساب	8
	مقدمہ	9
۱۔	حدیثِ کساء	15
۲۔	علیؑ جانشینِ رسولؐ	28
۳۔	ولایت و وصایت کی دو سندیں	32
۴،۵۔	علیؑ کے صدقے میں بخشش	34
۶۔	آفتاب کا پلٹنا	36
۷۔	حُبِ اہلِ بیت	39
۸۔	حصولِ علم کی تاکید	40
۹۔	رسولؐ کا خاندان	42
۱۰۔	سیدۂ دو جہاں	44
۱۱۔	امام حسینؑ کی طہارت	46
۱۲۔	امام حسینؑ آغوشِ رسولؐ میں	48
۱۳۔	کمالِ ایمان	50
۱۴۔	مسلمانوں کے مسائل کی پروا	52
۱۵۔	بدعتیں اور علما کی ذمہ داری	54
۱۶۔	سب سے بُرا شخص	56
۱۷۔	فقہا اور انبیا کی امانت داری	57
۱۸۔	خوفِ منافق	59

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

۱۹۔	سب سے بڑی نیکی: شہادت	61
۲۰۔	نو ۹ ربانی وصیتیں	62
۲۱۔	اخلاصِ عمل	64
۲۲۔	آنکھیں اور گریۂ روزِ قیامت	66
۲۳۔	نہی عن المنکر	68
۲۴۔	شرِ اُمت	70
۲۵۔	علم اور قرآن	72
۲۶۔	سنت حسنہ	74
۲۷۔	صلوٰت وسلام	76
۲۸،۲۹۔	خلفاءِ اثناعشر	78
۳۰۔	اہتمامِ نماز	80
۳۱۔	آدابِ مسجد	81
۳۲۔	اخلاق	84
۳۳۔	عورت کا مرتبہ	85
۳۴۔	عورتوں کے بعض خصوصیات	86
۳۵۔	بیماری یا بہانۂ رحمت	87
۳۶۔	سوالی کا حق	88
۳۷۔	صحت	90
۳۸۔	پاداشِ ظلم	91
۳۹۔	تکبر	92
۴۰۔	حیوانات کا حق	94

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

شرفِ انتساب

میں اپنی اس تالیف کو حضرت آیۃ اللہ سید احمد مستنبط طاب ثراہ صاحبِ 'القطرہ من بحار مناقب العترۃ' کے نام نامی سے معنون کرنے کا شرف حاصل کرتا ہوں جن کی شفقتِ بے پایاں کا ایک نقشِ معتبر وہ اجازۂ روایتِ حدیث ہے جو موصوف نے مجھے اس وقت عنایت فرمایا تھا جب میری عمر صرف ۱۹ر برس کی تھی اور میں جوارِ بابِ مدینۃ العلم میں تحصیلِ علم میں مشغول تھا۔

ربّ کریم انھیں کروٹ کروٹ جنت عطا فرمائے۔ آمین!

احقر

سید ذوالقدر رضوی

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

مقدمہ

(۱)

اسلامی علوم اور معارف میں علمِ حدیث کی اہمیت مسلم ہے۔

کتابِ الٰہی قرآنِ مجید کی صحیح تفہیم کا دار و مدار جتنا عربی زبان اور اس کے عام محاورات کی معرفت پر منحصر ہے اس سے کہیں زیادہ اس خاص لب و لہجہ کی معرفت پر منحصر ہے جس لب و لہجہ میں قرآنِ مجید نازل ہوا ہے۔ اور اس خاص لب و لہجہ کا سراغ سوائے حضرت ختمی مرتبت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبانِ مبارک کے اور کہیں سے ملنا ممکن ہی نہیں ہے۔ اس بنا پر علم حدیث کی اہمیت اور سرمایۂ حدیث کی قدر و قیمت دنیا کی کسی بھی بڑی سے بڑی بیش قیمت چیز سے بھی کہیں زیادہ ہے جنھیں اس حقیقت کا اندازہ ہے۔ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دہنِ مبارک سے نکلے ہوئے کلمات کی جستجو میں اپنی جان تک کو عزیز نہیں رکھتے۔ صدر اسلام کی تاریخ میں تو اس کی مثالیں بہت زیادہ ملتی ہیں۔ قرونِ وسطیٰ (درمیانی صدیوں) میں بھی محدوثین کی جماعت نے سرمایۂ حدیث کی تلاش و تحقیق میں جو کوششیں کی ہیں وہ تاریخ میں محفوظ ہیں۔ قرونِ اخیرہ (پچھلی صدیوں) میں اور بطورِ خاص عہدِ حاضر میں علم حدیث کی تحقیق پر...... خصوصاً اِس عہد کے تقاضوں کو

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

سامنے رکھتے ہوئے جس طرزِ تحقیق اور جس طریقِ شرح و تفسیر پر کام ہونا چاہیے تو اس میں بڑی حد تک کمی کا احساس ضرور ہوتا ہے۔ اس عاجز و قاصر کو باب مدینۃ العلم حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے جوارِ مقدس حوزۂ علمیہ نجف اشرف (عراق) میں اپنی تعلیم کے بالکل ابتدائی مراحل ہی سے مطالعۂ حدیث کا شوق و شغف نصیب رہا ہے۔ اور اپنی بساط بھر مختلف عناوین کے تحت احادیث کو جمع کرنے کی طالب علمانہ کوششیں بھی کرتا رہا ہوں۔ یہ دوسری بات ہے کہ نجف اشرف سے نکلنے کے بعد سے زندگی مسلسل کچھ ایسی مشکلات سے دوچار رہی کہ اپنی تالیفات کی تکمیل اور طباعت و اشاعت کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ نہ ہو سکا۔

سرِدست یہ تالیف انھیں مختصر مجموعوں میں سے ایک ہے جو میں نے اپنی طالبِ علمی کے زمانے میں ترتیب دیے تھے۔

(۲)

علمائے حدیث کے درمیان تالیف و تدوینِ حدیث کے مختلف طریقے اور مختلف انداز رائج ہیں۔ پہلے پہل جن حضرات نے حدیث کی تالیف و تدوین کا اہتمام کیا انھیں جو کچھ بھی ملا وہ اسے جمع کرتے گئے۔ لیکن اسی دَور میں ایسی مثالیں بھی ملتی ہیں کہ بعض حضرات نے خاص موضوعات پر ہی حدیثیں جمع کیں۔ لیکن جب علمِ حدیث پوری طرح ایک فن بن گیا اور اس کے مصطلحات اور قواعد وضع کیے گئے اور تدوین و تألیف کے مختلف منہج سامنے آئے تو بعض علما نے صرف صحیح السند حدیثوں کی تألیف کا اہتمام کیا تو بعض نے صرف 'حِسان' کا۔ اور بعض علما نے صرف

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

'مسند' حدیثیں ہی اپنے مجموعوں میں درج فرمائیں تو بعض نے مسند و مرسل کا لحاظ کیے بغیر ہر طرح کی حدیثوں کو اپنی کتابوں میں جگہ دی۔ اسی طرح کمیت کے لحاظ سے مختلف قیود کے ساتھ تصنیفات وجود میں آئیں۔ انھیں مختلف مناہج میں ایک 'اربعین' نویسی کا منہج نسبتاً زیادہ مقبول ہوا۔ اس کی بنیاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے منقول اس حدیث شریف پر رکھی گئی ہے۔

مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِی اَرْبَعِیْنَ حَدِیْثًا بُعِثَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَقِیْهًا.

''جس نے بھی چالیس حدیثیں یاد کر کے میری امت تک پہنچائیں وہ روزِ قیامت فقیہ (دانش مند یا عالمِ دین) محشور ہوگا۔''

اسے حافظ ابونعیم نے 'حلیۃ الاولیاء' میں ابنِ مسعود اور ابنِ عباس وغیرہ کے حوالوں سے نقل کیا ہے۔ لیکن علامہ نَوَوی نے کہا ہے کہ اس کے تمام سلسلے ضعیف ہیں۔ اسی طرح حافظ ابنِ حجر نے بھی فرمایا ہے کہ اس حدیث کے تمام سلسلے میں نے ایک جزو میں جمع کیے مگر کوئی بھی سلسلہ ایسا نہیں ہے جو علت سے محفوظ ہو۔ تقریباً اسی سے ملتا جلتا قول بیہقی کا ہے۔ انھوں نے شعب الایمان میں اس حدیث کو درج کرنے کے بعد لکھا ہے کہ، ''یہ متن لوگوں میں مشہور ہے مگر اس کی کوئی بھی صحیح سند نہیں پائی جاتی۔''

ہمارے برِصغیر کے مجتہدِ اعظم بانیِ سلسلۂ اجتہاد اور مؤسسِ حوزۂ علمیہ لکھنؤ علامہ سید دلدار علی غفرآنمآب علیہ الرحمہ نے بھی خاص اس حدیث کی تحقیق پر ایک مختصر رسالہ تحریر فرمایا ہے اور سند کے ضعیف ہونے میں ان کی رائے بھی وہی ہے جو

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

دوسرے محدثین کی اوپر درج کی گئی۔ لیکن ان تمام رایوں کے برعکس ایک رائے اِس حدیث شریف کے بارے میں یہ بھی ہے جسے محقق بزرگوار علامہ شیخ محسن ملقب بہ آغا بزرگ تہرانی نے ذیل کے گراں قدر الفاظ سے ظاہر فرمائی ہے:

"قد تحققت السنة الاكيدة البالغة الينا بالطرق الصحيحة عن سيد الرسل صلى الله عليه و آله وسلم، بقوله من حفظ على امتى اربعين حديثاً. (الخ) قال شيخنا الشهيد سنة ٧٨٦ فى اول اربعينه ان حديث حفظ الاربعين هو المشهور فى النقل الصحيح عنه صلى الله عليه و آله وسلم و عقد العلامة المجلسى فى اول مجلدات البحار بابا لِـ﴿من حفظ اربعين حديثاً﴾ اورد فيه ما وصل اليه من رواياته عن كتب كثيرة باسانيد متعدده و متون متقاربه وقال فى آخر الباب هذا المضمون مشهور مستفيض بين الخاصة والعامة بل قيل انهٔ متواتر."

(آغا بزرگ، الذریعہ، ج۱ص۴۰۹ط دار الاضواء، بیروت۱۹۸۳)

اس عبارت کا مفاد یہ ہے کہ یہ حدیث علامہ آغا بزرگ تہرانی کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے صحیح اسناد کے ساتھ پہنچی ہے۔ اور شیخ شہید اوّل نے اپنی کتاب اربعین میں بھی اِسے صحیح قرار دیا ہے۔ اسی طرح علامہ مجلسی نے بحار الانوار کی ابتدائی جلدوں میں ایک مستقل باب اس حدیث سے متعلق قائم کیا ہے جس میں اسے متعدد سلسلوں سے قریب الالفاظ متون کے ساتھ نقل کیا ہے۔ آخر

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

باب میں اس مضمونِ حدیث کو 'مشہور و مستفیض' قرار دیا ہے۔ ساتھ ہی ایک قول اس کے متواتر ہونے کا بھی ذکر کیا ہے۔

بہر حال اسی حدیثِ شریف پر عمل کی سعادت حاصل کرنے کی غرض سے علماء کے درمیان 'اربعین' کے عنوان سے حدیث کے انتخاب اور مجموعوں کی تألیف کا سلسلہ عملاً قدیم الایام سے رائج رہا ہے۔ اور اب بھی یہ سلسلہ جاری و ساری ہے اور اس نام سے شائع ہونے والے بعض حدیثی مجموعے تو ضرب المثل شہرت بھی رکھتے ہیں۔ جیسے (متقدمین یا متوسطین میں) علامہ بہاؤالدین العاملی کی 'اربعینِ بہائی' اور (متأخرین میں) حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ سید روح اللہ الموسوی الخمینی کی 'چہل حدیث' وغیرہ۔ اسی منہج کی پیروی کرتے ہوئے تبرکاً اور تیمناً میں نے بھی پیش نظر مجموعہ میں 'چالیس' حدیثوں کا انتخاب کیا ہے۔ ان حدیثوں میں سے بیشتر حدیثیں وہ ہیں جو جن میں روایت فرمانے والی شخصیتِ اول حضرت فاطمہ بنت الحسینؑ ہیں۔

(۳)

سید الشہداء حضرت امام حسین علیہ السلام کے فرزندان کی تعداد میں مؤرخین کے درمیان اختلاف موجود ہے۔ شیخ مفیدؒ نے چھ فرزندان لکھے ہیں۔

چار بیٹے: ۱۔ علی اکبر : یعنی امام زین العابدین علیہ السلام

۲۔ علی اصغر : جو کربلا میں شہید ہوئے اور اب وہی علی اکبر کے نام سے مشہور ہیں۔

۳۔ جعفر : یہ خود حضرت امام حسین علیہ السلام کی زندگی

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

میں وفات پا گئے تھے۔

۴۔ عبداللہ : یہ کربلا میں آغوشِ پدر میں تیرِ ستم کا نشانہ بنے او
اب علی اصغرؑ کے نام سے شہرت رکھتے ہیں۔

اور دو بیٹیاں ۵۔ سکینہ

۶۔ فاطمہ

لیکن بعض دوسرے مورخین اور سوانح نگاروں نے امام علیہ السلام کے الر
فرزندان کی تعداد دس اور بعض نے گیارہ بھی بتائی ہے، جن میں سے چار بیٹیاں اور اس
بقیہ بیٹے بتائے گئے ہیں۔ یہ موضوع علیحدہ تحقیق و تفصیل کا محتاج ہے۔ اس لیے ہم مَی
اس کو یہاں پر زیادہ طول نہیں دینا چاہتے۔ اتنا مسلم ہے کہ جناب امام حسین علیہ
السلام کی ایک صاحب زادی جن کا نام 'فاطمہ' تھا، آپ کی شہادت کے بعد ایک
مدت تک زندہ رہیں اور اپنے شہید باپ اور شہید کنبے کی سوگواری و ماتم گزاری و
نوحہ گری کے ساتھ ساتھ خاندانِ نبوت کی علمی، عرفانی اور تہذیبی میراث کی امانت
داری کے فرائض بھی انجام دیتی رہیں۔ چنانچہ ایمانی اور علمی تشنگی رکھنے والی خواتین
نے اور بعض اہلِ ایمان مخصوصین نے آپ سے حدیثیں بھی سماعت فرمائیں اور یاد
رکھیں اور دوسروں تک پہنچائیں۔ انھیں میں سے چند یہ حدیثیں ہیں جو اس مختصر
مجموعہ میں پیش کی جارہی ہیں۔ اللّٰھم تقبل منا انک انت السمیع العلیم.

احقر

باب المراد، سڈبری، لندن — سید ذوالقدر رضوی

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

(۱)

حدیثِ کساء

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس مجموعۂ ارشاداتِ پیغمبرؐ کی پہلی حدیث بضعۃ الرسولؐ سیدۂ نساءِ عالمین، خاتونِ جنت حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے مروی اس مشہور حدیثِ کساء کو قرار دوں جس کی سند سے متعلق ایک اختلاف کے نتیجہ میں مَیں نے اپنے وقت کے عظیم الشان مرجعِ تقلید مجتہدِ اعظم آیۃ اللہ سید ابوالقاسم الخوئی طاب ثراہ سے استفسار کیا تھا اور انھوں نے مندرجہ کلمات تحریر فرما کر اس کے محولہ سلسلۂ سند کی تائید اور تصحیح فرمائی تھی۔

"اما طریق حدیث الکساء الذی نقلتموه فهو صحیح لوجود قاسم بن یحییٰ فی اسناد کامل الزیارات و ان کان عن ابی بصیر فی الکتب الاربعة بواسطة جدة الحسن و علیٰ فرض السقط فهو ایضاً ثقة."

جس سلسلۂ سند کے بارے میں آیۃ اللہ الخوئیؒ کی یہ توثیق نقل کی گئی وہ حسبِ ذیل ہے۔

"عن السید ہاشم البحرانیؒ عن السید ماجد البحرانیؒ عن الشیخ حسن بن زین الدین العاملیؒ عن الشیخ احمد المقدس الاردبیلیؒ عن الشیخ علی بن عبدالعالی الکرکیؒ عن الشیخ علی بن ہلال الجزائریؒ عن الشیخ احمد بن فہد الحلیؒ عن الشیخ علی بن خازن الحائریؒ عن

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

الشیخ ضیاء الدین علی بن الشیخ محمد مکی (الشہید الاول) عن والدہ الشیخ الشہیدؒ، عن
المحققینؒ، عن العلامۃ الحلیؒ عن المحقق الحلیؒ عن الفقیہ ابن نما الحلیؒ عن ابن ادریس الحـ
عن ابن حمزۃ الطوسیؒ عن ابن شہر آشوب المازندرانیؒ عن الطبرسیؒ صاحب الاحتجا
عن الشیخ ابی محمد الحسن الطوسیؒ صاحب الامالی عن والدہ الشیخ ابی جعفر الطوسیؒ شیخ الطائـ
عن الشیخ المفیدؒ عن ابن قولویہ عن الکلینیؒ عن علی ابن ابراہیم عن ہاشم عن احمد بن محمد بـ
ابی نصر البزنطی عن قاسم بن یحییٰ جلاء الکوفی عن ابی بصیر عن ابان بن تغلب عن جابر بـ
یزید الجعفی عن جابر بن عبداللہ الانصاری عن سیدۃ نساءِ العالمین فاطمۃ الزہراء سلا
اللہ علیہا۔"

16

اس سلسلۂ سند کے بارے میں جو بعض اعلام نے سوال قائم کیا ہے ان کـ
جواب میں صرف اتنا ہی کہا جاسکتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ اس سلسلۂ سند کو فنی لحا
سے علامہ شیخ عبداللہ بن نور اللہ البحرانی صاحبِ العوالم (تلمیذِ علامہ مجلسی) کے منفر
اور متفرد مرویات میں قرار دیا جاسکتا ہے۔ بہرحال یہ حدیث بے شمار علمی اور عملی
برکتوں کی حامل ہے۔ اسے علمی استفادے اور عملی طور پر توسل دونوں کے لیے
مومنین کو پیش نظر رکھنا موجب سعادت بھی ہے اور ثواب کا باعث بھی۔

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ عَلَیْهَا السَّلَامُ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ.

قَالَ: سَمِعْتُ فَاطِمَةَؑ اَنَّهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ اَبِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِؐ فِیْ بَعْضِ الْاَیَّامِ.

فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَیْکِ یَا فَاطِمَةُؑ

فَقُلْتُ: عَلَیْکَ السَّلَامُ

قَالَ: اِنِّیْ اَجِدُ فِیْ بَدَنِیْ ضُعْفًا

فَقُلْتُ لَهٗ: اُعِیْذُکَ بِاللّٰهِ یَا اَبَتَاهُ مِنَ الضُّعْفِ.

فَقَالَ: یَا فَاطِمَةُؑ اِیْتِیْنِیْ بِالْکِسَاءِ الْیَمَانِیِّ فَغَطِّیْنِیْ بِهٖ

فَاَتَیْتُهٗ بِالْکِسَاءِ الْیَمَانِیِّ فَغَطَّیْتُهٗ بِهٖ وَ صِرْتُ اَنْظُرُ اِلَیْهِ وَاِذَا وَجْهُهٗ. یَتَلَأْلَؤُ کَاَنَّهُ الْبَدْرُ فِیْ لَیْلَةِ تَمَامِهٖ وَ کَمَالِهٖ.

فَمَا کَانَتْ اِلَّا سَاعَةً وَّ اِذَا بِوَلَدِیَ الْحَسَنُؑ قَدْ اَقْبَلَ.

وَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْکِ یَا اُمَّاهُ فَقُلْتُ وَ عَلَیْکَ السَّلَامُ یَا قُرَّةَ عَیْنِیْ وَ ثَمَرَةَ فُؤَادِیْ.

فَقَالَ: یَا اُمَّاهُ اِنِّیْ اَشَمُّ عِنْدَکِ رَآئِحَةً طَیِّبَةً کَاَنَّهَا رَائِحَةُ جَدِّیْ رَسُوْلِ اللّٰهِؐ.

فَقُلْتُ نَعَمْ اِنَّ جَدَّکَ تَحْتَ الْکِسَآءِ.

فَاَقْبَلَ الْحَسَنُؑ نَحْوَ الْکِسَآءِ وَ قَالَ

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا جَدَّاهُ یَا رَسُوْلَ اللهِ اَتَاْذَنُ لِیْ اَنْ اَدْخُلَ مَعَکَ تَحْتَ الْکِسَآءِ.

قَالَ: وَ عَلَیْکَ السَّلَامُ یَا وَلَدِیْ وَ یَا صَاحِبَ حَوْضِیْ قَدْ اَذِنْتُ لَکَ.

فَدَخَلَ مَعَهُ تَحْتَ الْکِسَآءِ.

فَمَا کَانَتْ اِلَّا سَاعَةٌ وَّ اِذَا بِوَلَدِیَ الْحُسَیْنُ قَدْ اَقْبَلَ وَ قَالَ: السَّلَامُ عَلَیْکِ یَا اُمَّاهُ.

فَقُلْتُ وَ عَلَیْکَ السَّلَامُ یَا وَلَدِیْ وَ یَا قُرَّةَ عَیْنِیْ وَ ثَمَرَةَ فُوَادِیْ

فَقَالَ: یَا اُمَّاهُ اِنِّیْ اَشَمُّ عِنْدَکِ رَآئِحَةً طَیِّبَةً کَاَنَّهَا رَائِحَةُ جَدِّیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ.

فَقُلْتُ: نَعَمْ اِنَّ جَدَّکَ وَ اَخَاکَ تَحْتَ الْکِسَآءِ.

فَدَنٰی الْحُسَیْنُ، نَحْوَ الْکِسَآءِ وَ قَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا جَدَّاهُ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَامَنِ اخْتَارَهُ اللّٰهُ اَتَاْذَنُ لِیْ اَنْ اَدْخُلَ مَعَکَ تَحْتَ الْکِسَآءِ.

فَقَالَ: وَ عَلَیْکَ السَّلَامُ یَا وَلَدِیْ وَ یَا شَافِعَ اُمَّتِیْ، قَدْ اَذِنْتُ لَکَ.

فَدَخَلَ مَعَهُمَا تَحْتَ الْکِسَآءِ.

فَاَقْبَلَ عِنْدَ ذٰلِکَ اَبُوْ الْحَسَنِ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ وَ قَالَ:

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

اَلسَّلامُ عَلَیْکِ یَا بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ.

فَقُلْتُ: وَعَلَیْکَ السَّلامُ یَآ اَبَا الْحَسَنِ وَ یَآ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ.

فَقَالَ: یَا فَاطِمَۃُ اِنِّیۡ اَشَمُّ عِنْدَکِ رَآئِحَۃً طَیِّبَۃً کَاَنَّھَا رَآئِحَۃُ اَخِیْ وَ ابْنِ عَمِّیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ.

فَقُلْتُ: نَعَمْ ھَاھُوَ مَعَ وَلَدَیْکَ تَحْتَ الْکِسَآءِ.

فَاَقْبَلَ عَلِیٌّؑ نَحْوَ الْکِسَاءِ وَ قَالَ: اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتَاْذَنُ لِیْ اَنْ اَکُوْنَ مَعَکُمْ تَحْتَ الْکِسَآءِ.

قَالَ لَہٗ: وَ عَلَیْکَ السَّلامُ یَا اَخِیْ وَ یَا وَصِیِّیْ. وَ خَلِیْفَتِیْ وَ صَاحِبَ لِوَآئِیْ قَدْ اَذِنْتُ لَکَ. فَدَخَلَ عَلِیٌّؑ تَحْتَ الْکِسَآءِ.

ثُمَّ اَتَیْتُ نَحْوَ الْکِسَآءِ وَ قُلْتُ: اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا اَبَتَاہُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتَاْذَنُ لِیْ اَنْ اَکُوْنَ مَعَکُمْ تَحْتَ الْکِسَآءِ.

قَالَ: وَعَلَیْکِ السَّلامُ یَا بِنْتِیْ وَ یَا بِضْعَتِیْ قَدْ اَذِنْتُ لَکِ.

فَدَخَلْتُ تَحْتَ الْکِسَآءِ.

فَلَمَّا اکْتَمَلْنَا جَمِیْعًا تَحْتَ الْکِسَآءِ اَخَذَ اَبِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ بِطَرَفَیِ الْکِسَاءِ وَ اَوْمَیٰ بِیَدِہِ الْیُمْنٰی اِلَی السَّمَآءِ وَ قَالَ:

"اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰؤُلَآءِ اَھْلُ بَیْتِیْ وَ خَآصَّتِیْ وَ حَآمَّتِیْ لَحْمُھُمْ لَحْمِیْ وَ دَمُھُمْ دَمِیْ یُؤْلِمُنِیْ مَا یُؤْلِمُھُمْ وَ یَحْزُنُنِیْ مَا یَحْزُنُھُمْ اَنَا حَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبَھُمْ وَ سِلْمٌ لِّمَنْ سَالَمَھُمْ وَ عَدُوٌّ لِّمَنْ عَادَاھُمْ وَ مُحِبٌّ لِّمَنْ

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

اَحِبَّهُمْ اِنَّهُمْ مِنِّىْ وَ اَنَا مِنْهُمْ فَاجْعَلْ صَلَوٰتِكَ وَ بَرَكَاتِكَ وَ رَحْمَتَكَ وَ غُفْرَانَكَ وَ رِضْوَانَكَ عَلَىَّ وَ عَلَيْهِمْ وَ اَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَ طَهِّرْهُمْ تَطْهِيْرًا."

فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ: "يَا مَلَآئِكَتِىْ وَ يَا سُكَّانَ سَمَاوَاتِىْ، اِنِّىْ مَا خَلَقْتُ سَمَآءً مَّبْنِيَّةً وَّلَآ اَرْضًا مَّدْحِيَّةً وَ لَا قَمَرًا مُنِيْرًا وَّ لَا شَمْسًا مُضِيْئَةً وَّلَا فَلَكًا يَّدُوْرُ وَلَا بَحْرًا يَّجْرِىْ وَلَا فُلْكًا يَّسْرِىْ اِلَّا فِىْ مُحَبَّةِ هٰؤُلَآءِ الْخَمْسَةِ الَّذِيْنَ هُمْ تَحْتَ الْكِسَآءِ."

فَقَالَ الْاَمِيْنُ جَبْرَآئِيْلُ: يَا رَبِّ وَ مَنْ تَحْتَ الْكِسَآءِ.

فَقَالَ عَزَّ وَ جَلَّ: هُمْ اَهْلُ بَيْتِ النُّبُوَّةِ وَ مَعْدِنُ الرِّسَالَةِ هُمْ فَاطِمَةُ وَ اَبُوْهَا وَ بَعْلُهَا وَ بَنُوْهَا.

فَقَالَ جَبْرَآئِيْلُ: يَا رَبِّ اَتَاْذَنُ لِىْ اَنْ اَهْبِطَ اِلَى الْاَرْضِ لِاَكُوْنَ مَعَهُمْ سَادِسًا.

فَقَالَ اللّٰهُ: نَعَمْ قَدْ اَذِنْتُ لَكَ.

فَهَبَطَ الْاَمِيْنُ جَبْرَآئِيْلُ وَ قَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْعَلِىُّ الْاَعْلٰى يَقْرَئُكَ السَّلَامَ وَ يَخُصُّكَ بِالتَّحِيَّةِ وَ الْاِكْرَامِ وَ يَقُوْلُ لَكَ.

وَ عِزَّتِىْ وَ جَلَالِىْ اِنِّىْ مَا خَلَقْتُ سَمَآءً مَّبْنِيَّةً وَّلَآ اَرْضًا مَّدْحِيَّةً وَّلَا قَمَرًا مُّنِيْرًا وَّلَا شَمْسًا مُضِيْئَةً وَّلَا فَلَكًا يَّدُوْرُ وَلَا بَحْرًا يَجْرِىْ وَلَا

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

فَلَمَّا يَسُرِّىْ اِلَّا لِاَجْلِكُمْ وَ مَحَبَّتِكُمْ وَ قَدْ اَذِنَ لِيْ اَنْ اَدْخُلَ مَعَكُمْ فَهَلْ تَاْذَنُ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ.

فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: وَ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا اَمِيْنَ وَحِيِ اللّٰهِ اِنَّهُ نَعَمْ قَدْ اَذِنْتَ لَكَ.

فَدَخَلَ جَبْرَآئِيْلُ مَعَنَا تَحْتَ الْكِسَآءِ فَقَالَ لِاَبِيْ: اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَوْحٰى اِلَيْكُمْ يَقُوْلُ، "اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا."

فَقَالَ عَلِيٌّ لِاَبِيْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ مَا لِجُلُوْسِنَا هٰذَا تَحْتَ الْكِسَآءِ مِنَ الْفَضْلِ عِنْدَ اللّٰهِ.

فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللّٰہ علیه و آلہ وسلم: "وَالَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ نَبِيًّا وَ اصْطَفَانِيْ بِالرِّسَالَةِ نَجِيًّا مَّا ذُكِرَ خَبَرُنَا هٰذَا فِيْ مَحْفِلٍ مِّنْ مَّحَافِلِ اَهْلِ الْاَرْضِ وَ فِيْهِ جَمْعٌ مِّنْ شِيْعَتِنَا وَ مُحِبِّيْنَا اِلَّا وَ نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ الرَّحْمَةُ وَ حَفَّتْ بِهِمُ الْمَلَآئِكَةُ وَ اسْتَغْفَرَتْ لَهُمْ اِلٰى اَنْ يَّتَفَرَّقُوْا."

فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اِذًا وَّ اللّٰهِ فُزْنَا وَ فَازَ شِيْعَتُنَا وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ.

فَقَالَ اَبِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللّٰہ علیه و آلہ وسلم: يَا عَلِيُّ وَ الَّذِيْ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ نَبِيًّا وَّ اصْطَفَانِيْ بِالرِّسَالَةِ نَجِيًّا مَّا ذُكِرَ خَبَرُنَا هٰذَا فِيْ مَحْفِلٍ مِّنْ مَّحَافِلِ اَهْلِ الْاَرْضِ وَ فِيْهِ جَمْعٌ مِّنْ شِيْعَتِنَا وَ مُحِبِّيْنَا وَ

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

فِیهِم مَهمُومٌ اِلَّا وَ فَرَّجَ اللّٰهُ هَمَّهُ وَلَا مَغمُومٌ اِلَّا وَ كَشَفَ اللّٰهُ غَمَّهُ وَلَا طَالِبُ حَاجَةٍ اِلَّا وَ قَضَى اللّٰهُ حَاجَتَهُ."

فَقَالَ عَلِيٌّ عَلَيهِ السَّلَامُ: اِذًا وَّاللّٰهِ فُزنَا وَ سُعِدنَا وَ كَذٰلِكَ شِيعَتُنَا فَازُوا وَ سُعِدُوا فِي الدُّنيَا وَ الاٰخِرَةِ وَ رَبِّ الكَعبَةِ. (انتھیٰ)

جابر ابن عبداللہ انصاریؓ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا: ایک دن میرے بابا جنابِ رسولِ خدا میرے گھر تشریف لائے اور فرمایا۔

فاطمہ! تم پر سلام ہو۔

میں نے جواب دیا، بابا جان! آپ پر بھی سلام ہو۔

پھر آپ نے فرمایا، میں اپنے جسم میں کچھ کمزوری سی محسوس کر رہا ہوں۔

میں نے کہا، بابا! میں آپ کو اس کمزوری سے خدا کی پناہ میں دیتی ہوں۔

پھر آپؐ نے فرمایا: فاطمہ! مجھے یمنی چادر اڑھا دو۔

میں یمنی چادر لائی اور بابا کو اڑھا دی۔ اور (اس وقت) میں دیکھ رہی تھی کہ آپ کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمک رہا تھا۔

تھوڑی دیر نہیں گزری تھی کہ میرے بیٹے حسنؑ آ گئے اور کہا: مادرِ گرامی! آپ پر سلام ہو۔

میں نے جواب دیا: میرے بیٹے! میری آنکھوں کی ٹھنڈک! میرے دل کے ٹکڑے! تم پر بھی سلام ہو۔

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

پھر انھوں نے کہا: مادرِ گرامی، مجھے گھر میں نانا کی پاکیزہ خوشبو محسوس ہو رہی ہے۔

میں نے کہا، ہاں! تمہارے نانا چادر میں آرام کر رہے ہیں۔

اس پر حسنؑ چادر کی طرف بڑھے اور کہا، اے نانا! اے خدا کے رسولؐ! آپ پر سلام ہو۔ کیا مجھے اجازت ہے کہ میں بھی آپ کے پاس چادر میں آجاؤں؟

آپ نے جواب دیا، میرے بیٹے! میرے حوض کے مالک! تم پر بھی سلام ہو، تمھیں اجازت ہے۔

بس حسنؑ آپ کے پاس چادر میں پہنچ گئے۔

پھر تھوڑی دیر نہیں گزری تھی کہ میرے بیٹے حسینؑ آگئے اور کہا: مادرِ گرامی! آپ پر سلام ہو۔

میں نے جواب دیا، میرے بیٹے! میری آنکھوں کی ٹھنڈک! میرے لختِ جگر، تم پر بھی سلام ہو۔

پھر انھوں نے بھی مجھ سے کہا، ماں! مجھے گھر میں نانا کی خوشبو محسوس ہو رہی ہے؟ میں نے کہا، ہاں! تمھارے نانا اور بھائی دونوں چادر کے اندر ہیں۔

اس پر حسینؑ چادر کے قریب گئے اور بولے، اے نانا! اے خدا کے پسندیدہ اور منتخب رسول! آپ پر سلام ہو۔ کیا آپ کی اجازت ہے کہ میں بھی آپ دونوں کے پاس چادر میں آجاؤں؟

آپ نے فرمایا، میرے بیٹے! میری امت کو بخشوانے والے! تم پر بھی سلام

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

ہو۔ تمھیں اجازت ہے۔

بس حسینؑ بھی چادر میں پہنچ گئے۔

اسی وقت علیؑ ابن ابی طالبؑ آ گئے اور بولے، رسول کی بیٹی! تم پر سلام ہو۔

میں نے جواب دیا، اے ابوالحسن! اے مومنوں کے امیر! آپ پر بھی سلام ہو۔

پھر انھوں نے کہا، فاطمہ! مجھے گھر میں اپنے بھائی اور ابن عم کی خوشبو محسوس ہو رہی ہے۔

میں نے جواب دیا، ہاں! وہ آپ کے دونوں بیٹوں کے ساتھ چادر کے اندر ہیں۔

پھر علیؑ چادر کے قریب گئے اور بولے، اے خدا کے رسولؐ! آپ پر سلام ہو، کیا مجھے بھی اجازت ہے کہ میں آپ کے پاس چادر میں آ جاؤں؟

بابا نے ان سے فرمایا، تم پر بھی سلام ہو، میرے بھائی، میرے وصی، میرے جانشین، میرے علم بردار! تمھیں اجازت ہے۔

بس علیؑ بھی چادر میں داخل ہو گئے۔ پھر میں چادر کے قریب گئی اور میں نے کہا، سلام ہو آپ پر بابا جان! اے خدا کے رسولؐ! کیا میں بھی آپ کے پاس چادر میں آ جاؤں؟

بابا نے فرمایا، تم پر بھی سلام ہو میری بیٹی! میری پارۂ جگر! تمھیں بھی اجازت ہے۔

چنانچہ میں بھی چادر میں داخل ہو گئی۔

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

اب جو ہم سب چادر میں اکٹھے ہوئے تو بابا نے چادر کے دونوں کنارے پکڑے اور دائیں ہاتھ سے آسمان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا، ''اے خدا! یہ میرے اہل بیت ہیں، میرے خاص لوگ اور میرے حامی ہیں۔ ان کا گوشت میرا گوشت ہے اور ان کا خون میرا خون۔ جو انھیں ستاتا ہے وہ مجھے آزار دیتا ہے، جو انھیں رنجیدہ کرتا ہے وہ مجھے رنج پہنچاتا ہے، بس جو ان سے صلح رکھے گا میں بھی اس سے صلح رکھوں گا اور جو ان سے دشمنی کرے گا میں بھی اس کو دشمن سمجھوں گا اور جو ان سے دوستی رکھے گا میں بھی اس کو دوست جانوں گا۔ کیونکہ یہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔ اے خدا! تو اپنی خاص رحمتیں برکتیں، بخششیں اور خوشنودیاں میرے اور ان کے لیے قرار دے۔ ان سے نجاست کو دور رکھ اور انھیں اس طرح پاک و پاکیزہ رکھ کہ جو پاک رکھنے کا حق ہے۔''

پھر خدائے بزرگ و برتر نے فرمایا، ''اے فرشتو! اے آسمان کے رہنے والو! میں نے یہ مضبوط آسمان، یہ پھیلی ہوئی زمین، یہ روشن چاند، یہ ضیابار سورج، یہ گھومتے ہوئے افلاک، یہ رواں دواں سمندر، یہ تیرتی کشتی، یہ ساری چیزیں صرف انھیں پانچ افراد کی خاطر اور انھیں کی محبت میں پیدا کی ہیں جو چادر کے اندر ہیں۔''

اس پر جبرئیل امین نے پوچھا، اے پروردگار! یہ چادر کے اندر کون لوگ ہیں؟

خداوندِ عالم نے فرمایا، ''یہ اہل بیتِ نبوت اور کنزِ رسالت ہیں۔ یہ فاطمہؑ، ان کے بابا، ان کے شوہر اور ان کے دونوں بیٹے ہیں۔''

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

جبرئیل نے عرض کی، اے پروردگار! مجھے بھی اجازت دے کہ میں زمین پر اتروں اوران میں شامل ہوکر چھٹا فرد بن جاؤں۔

خداوندِ عالم نے فرمایا، تمہیں اجازت ہے۔

بس جبرئیل امین زمین پر اترے اور انھوں نے کہا، اے خدا کے رسولؐ! آپ پر سلام ہو، خدائے بزرگ و برتر آپ کو سلام کہتا ہے، آپ کو درود اور احترام سے سرفراز فرماتا ہے اور آپ سے کہتا ہے کہ میری عزت اور بزرگی کی قسم! میں نے یہ مضبوط آسمان، پھیلی ہوئی زمین، روشن چاند، ضیابار سورج، گھومتے افلاک، رواں دواں سمندر، تیرتی کشتی، یہ ساری چیزیں صرف اور صرف آپ ہی کی خاطر اور آپ ہی کی محبت میں پیدا کی ہیں اور خدا نے مجھے اجازت دی ہے کہ میں بھی آپ کے پاس چادر کے اندر آجاؤں، اے خدا کے رسولؐ! کیا آپ بھی مجھے اجازت دیتے ہیں؟

رسولِ خداؐ نے فرمایا، اے وحیِ الٰہی کے امانت دار! تم پر بھی سلام ہو۔ ہاں! تمھیں اجازت ہے۔

پھر جبرئیل بھی ہم لوگوں کے ساتھ چادر میں آگئے۔ اس کے بعد جبرئیل نے میرے بابا سے کہا، خدا آپ حضرات کو وحی فرماتا ہے اور کہتا ہے کہ، ''واقعی خدا نے یہ ارادہ کرلیا ہے کہ آپ اہل بیت سے نجاست کو دور رکھے اور آپ حضرات کو اس طرح پاک و پاکیزہ رکھے جو پاک و پاکیزہ رکھنے کا حق ہے۔''

اس وقت علیؑ نے بابا سے کہا، مجھے بتائیے کہ ہمارا اس چادر کے اندر آجانا خدا کے نزدیک کیا فضیلت رکھتا ہے؟

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

اس پر رسولِ خداؐ نے فرمایا، اس ذات کی قسم! جس نے مجھے نبی بنایا اور لوگوں کی نجات کی خاطر مجھے رسالت کے لیے منتخب کیا۔ اہل زمین کی جس محفل میں بھی ہمارے شیعہ اور دوست دار اکٹھے ہوں گے اور ہماری یہ حدیث بیان کریں گے ان پر خدا کی رحمت نازل ہوگی۔ فرشتے ان کو حلقے میں لے لیں گے اور جب تک وہ محفل سے رخصت نہیں ہو جائیں گے ان کے گناہوں کی بخشش کے لیے دعا کرتے رہیں گے۔

اس پر علی نے کہا، خدا کی قسم! ہم کامیاب ہوئے اور ہمارے شیعہ بھی کامیاب ہوئے۔

پھر رسولِ خداؐ نے فرمایا، اے علیؑ اس ذات کی قسم جس نے مجھے سچا نبی بنایا اور لوگوں کی نجات کی خاطر رسالت کے لیے منتخب کیا، اہل زمین کی جس محفل میں بھی ہمارے شیعہ اور دوست دار اکٹھے ہوں گے اور ہماری یہ حدیث بیان کریں گے، اس میں جو اگر کوئی دکھی ہوگا تو خدا اس کا دکھ دور کرے گا، اگر کوئی غم زدہ ہوگا اس کو غم سے چھٹکارا ملے گا اور اگر کوئی حاجت مند ہوگا خدا اس کی حاجت پوری کرے گا۔

پھر علیؑ نے فرمایا، بخدا! ہم نے اس وقت کامیابی اور برکت پائی اور کعبے کے رب کی قسم اسی طرح ہمارے شیعہ بھی کامیاب ہوئے اور دنیا و آخرت میں خوش نصیب ٹھہرے۔

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

(۲)

علیؑ جانشینِ رسول

عَن فاطمة بنت الرسول صلى الله عليه و آلہٖ وسلم، قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه و آلہٖ وسلم يقول:

لَمَّا اُسرِیَ بِی اِلَی السَّمَاءِ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَاِذَا اَنَا بِقَصْرٍ مِنْ دُرَّةٍ بَيْضَاءَ مُجَوَّفَةٍ، وَ عَلَيْهَا بَابٌ مُكَلَّلٌ بِالدُّرِّ وَ الْيَاقُوْتِ، وَ عَلَى الْبَابِ سَتْرٌ فَرَفَعْتُ رَأسِی فَاِذَا مَكْتُوْبٌ عَلَى الْبَابِ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ الرَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ وَلِیُّ الْقَوْمِ" وَاِذَا مَكْتُوْبٌ عَلَى السِّترِبَخٌ بَخٍّ مَنْ مِثْلُ شِيْعَةِ عَلِی؟

فَدَخَلْتُهُ فَاِذَا اَنَا بِقَصْرٍ مِنْ عَقِيْقٍ اَحْمَرَ مُجَوَّفٍ، وَ عَلَيْهِ بَابٌ مِنْ فِضَّةٍ مُكَلَّلٍ بِالزَّبَرْ جَدِ الْاَخْضَرِ، وَ اِذَا عَلَى الْبَابِ سَتْرٌ فَرَفَعْتُ رَأسِی فَاِذَا مَكْتُوْبٌ عَلَى الْبَابِ "مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ وَصِیُّ الْمُصْطَفٰی" وَ اِذَا عَلَى السِّترِ مَكْتُوبٌ: "بَشِّرْ شِيْعَةَ عَلِیٍّ بِطِيْبِ الْمَوْلِدِ."

فَدَخَلْتُهُ فَاِذَا اَنَا بِقَصْرٍ مِنْ زُمُرُّدٍ اَخْضَرَ مُجَوَّفٍ لَمْ اَرَ اَحْسَنَ مِنْهُ وَ عَلَيْهِ بَابٌ مِنْ يَاقُوْتَةٍ حَمْرَا مُكَلَّلَةٍ بِاللُّؤْلُؤِ وَ

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

عَلَى الْبَابِ سُتْرٌ فَرَفَعْتُ حَبِيبِي جِبْرَئِيلُ لِمَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ لِابْنِ عَمِّكَ وَ وَصِيِّكَ عَلِيِّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامَ يُحْشَرُ النَّاسُ كُلُّهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حُفَاةً عُرَاةً اِلَّا شِيْعَةَ عَلِيٍّ عليه السلام وَ يُدْعَى النَّاسُ بِاَسْمَاءِ اُمَّهَاتِهِمْ مَا خَلَا شِيْعَةِ عَلِيٍّ عليه السلام فَاِنَّهُمْ يُدْعَوْنَ بِاَسْمَاءِ اٰبَائِهِمْ فَقُلْتُ: حَبِيبِي جِبْرَئِيلُ وَ كَيْفَ ذَاكَ؟ فَقَالَ: لِاَنَّهُمْ اَحَبُّوا عَلِيًّا فَطَابَ مَوْلِدُهُمْ.

(جامع الاحادیث 'کتاب المسلسلات'، ابومحمد جعفر بن احمد بن علی القمی، ص ۱۰۸)

"...... جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا نے فرمایا، میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا، جب مجھے آسمانوں کی سیر کرائی گئی (شب معراج) میں داخلِ جنت ہوا تو میں نے سفید موتیوں سے بنا ہوا ایک قلعہ دیکھا جس کے دروازے پر یاقوت اور موتیاں جڑی ہوئی تھیں اور 'لا الہ اللہ، محمد رسول اللہ علی ولی القوم' کندہ تھا...... کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے، محمد اللہ کے رسول ہیں اور علی قوم کے ولی، سرپرست اور رہنما ہیں۔ دروازہ پر ایک پردہ پڑا ہوا تھا جس پر تحریر تھا "مبارک ہو مبارک ہو، کون ہے علی کے چاہنے والوں جیسا"...... قلعہ کے اندر داخل ہوا اس میں عقیق سرخ کا ایک قصر تھا جس کا دروازہ چاندی کا تھا اور زبرجد سبز کی تزئین کاری تھی۔ 'محمد رسول اللہ علیہ وصی

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

المصطفیٰ' کندہ تھا اور دروازے کے پردہ پر تحریر تھا 'بشر شیعۃ علی بطیب المولد' علی کے شیعوں کو 'پاکیِ ولادت' کی بشارت دو۔ اس کے اندر داخل ہو گیا، کیا دیکھتا ہوں کہ میں ایک محل کے اپس ہوں زمردِ سبز کا بنا ہوا ہے جس سے حسین تر میں نے نہیں دیکھا تھا۔ اس میں یاقوت سرخ کا ایک دروازہ تھا موتیاں اس پر جڑی ہوئی تھیں جس پر ایک پردہ بھی آویزاں تھا اور 'شیعۃ علی ہم الفائزون' علی کے پیروکار ہی کامیاب ہوں گے لکھا ہوا تھا۔ میں نے جبرئیل سے پوچھا، یہ محل سرا کس کے لیے ہے۔ جبرئیل نے جواب دیا...... آپ کے چچازاد بھائی اور جانشیں علی ابن ابی طالب کے لیے ہے۔ قیامت کے دن سب لوگ ننگے اور برہنہ پا اٹھائے جائیں گے سوائے علی کے چاہنے والوں کے۔ لوگوں کو ان کی ماؤں کے ناموں کے ذریعہ پکارا جائے گا سوائے شیعانِ علی کے کہ انھیں ان کے باپ کے ناموں کے ذریعہ آواز دی جائے گی۔ میں نے جبرئیل سے پوچھا ایسا کیوں؟ جبرئیل نے جواب دیا کیوں کہ انھوں نے علی کو چاہا ہے اور علی کے چاہنے والے کی ولادت پاک ہوتی ہے۔

جو شے بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے کسی نسبت خاص کی حامل ہوتی ہے اس میں اسی نسبت سے قداست وعصمت بھی ضرورت پائی جاتی ہے۔ قرآن کلامِ الٰہی ہے۔ چنانچہ اس کے لیے بھی ارشاد کیا گیا **لَا یَمَسُّہُ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ**۔ 'مطہرون' کو ہی نصیب 'انسانِ کامل'، 'حجت حق'، 'رہبرانِ برحق' نبی اور امام اللہ تعالیٰ کے کلماتِ

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

تکوینیۃ دوسرے لفظوں میں قرآن ناطق ہوتے ہیں اس لیے ان کی محبت اوران سے ربط و تعلق خاص کی نسبت بھی وسیلہ قرار دی گئی ہے۔اس مضمون کی حامل حدیثیں بہت بڑی تعداد میں ہیں جن میں طیب ولادت اور محبت امیرِ المؤمنین علیہ السلام اور مودتِ اہل بیت علیہم السلام کے لازم وملزوم کا ذکر پایا جاتا ہے۔حقیقت یہ ہے کہ عصمت الٰہیہ اور قداست ربانیہ کا ایک ناگزیر پہلو یہ ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے لازمہ طیب طاہر بندوں کے طور بطور خاص ایسے صاحبانِ مناصب الٰہی کی محبت بھی پاک وپاکیزہ انسانوں ہی کو نصیب ہوتی ہے۔

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

(۳)

ولایت ووصایت کی دوسندیں

عن فاطمة بنتِ رسولِ الله صلی الله علیه و آلهٖ وسلم و رضی الله عنها: قالت:

"اَنَسِیْتُمْ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلی الله علیه و آلهٖ وسلم یَوْمَ غَدِیْرِ خُمّ: مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ؟ وَ قَوْلَهُ صلی الله علیه و آلهٖ وسلم: اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی علیهما السلام.

روایت ہے جناب فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا سے کہ آپ نے فرمایا، کیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان کو بھلا دیا جو آپؐ نے غدیرِ خم کے موقع پر ارشاد فرمایا کہ "جس کا میں مولا ہوں اس کا یہ علی مولا ہے۔"

اور آپ کا یہ فرمان کہ، "(اے علی!) تم مجھ سے وہی نسبت و منزلت رکھتے ہو جو ہارون کو موسیٰ سے تھی!"

حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب (علیہ السلام) کی وِلایت اور آپ کی وصایت کے بارے میں بڑی تعداد میں معتبر اور صحیح سندوں کے ساتھ حدیثیں

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

نقل ہوئی ہیں۔ان حدیثوں میں حدیثِ غدیراور حدیثِ منزلت نمایاں حیثیتوں کی حامل ہیں۔بعض علماء نے ایسی حدیثوں کے مستقل مجموعے مرتب فرمائے ہیں اور بعض علمانے ان میں سے کسی ایک حدیث کو عنوان بنا کر اس پر مستقل کتاب تحریر فرمائی ہے۔ حدیثِ غدیر اور حدیثِ منزلت پر علیحدہ علیحدہ متعدد اور مفصل کتابیں لکھی گئی ہیں۔پیش نظر روایت سے اندازہ ہوتا ہے کہ مقامِ احتجاج میں، یعنی مخالفینِ امیر المؤمنین پر اتمامِ حجت کے لیے جناب سیدہ سلام اللہ علیہا نے بھی ان حدیثوں کا ذکر فرمایا تھا۔

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

(۴-۵)

مولا علیؑ کے صدقے میں بخشش

عن فاطمہ بنت محمد صلوات الله عليها قالت:

خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم عَشِيَّةَ عَرَفَةَ فَقَالَ:

"اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى بَاهٰى بِكُمْ وَ غَفَرَ لَكُمْ عَامَّةً وَ لِعَلِيٍّ خَاصَّةً وَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحَابٍ لِقَرَابَتِيْ هٰذَا جِبْرَئِيْلُ تُخْبِرُنِيْ اَنَّ السَّعِيْدَ كُلَّ السَّعِيْدِ حَقَّ السَّعِيْدِ مَنْ اَحَبَّ عَلِيًّا فِيْ حَيَاتِهِ وَ بَعْدَ مَوْتِهِ، وَ اَنَّ الشَّقِيَّ كُلَّ الشَّقِيِّ حَقَّ الشَّقِيِّ مَنْ اَبْغَضَ عَلِيًّا فِيْ حَيَاتِهِ وَ بَعْدَ مَوْتِهِ، وَ اَنَّ الشَّقِيَّ حَقَّ الشَّقِيِّ مَنْ اَبْغَضَ عَلِيًّا فِيْ حَيَاتِهِ وَ بَعْدَ وَفَاتِهِ."

روایت ہے جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا سے، آپ نے فرمایا کہ رسولِ خدا شب عرفہ تشریف لائے، یہ مژدہ سنایا کہ خداوندِ عالم تم لوگوں پر فخر فرماتا ہے اور تمھارے سبب سے عام لوگوں کو اور علی کے سبب سے خاص لوگوں کی بخشش فرمائے گا۔

اور بلاشبہ میں تم لوگوں کے لیے رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ محض

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

نبی قرابت کی بنا بر میں دوستی اور محبت نہیں کرتا۔

یہ جبرئیل ہیں جو مجھے خبر دے رہے ہیں کہ سعادت مند ترین انسان وہ ہے جو علی کو دوست رکھے، ان کی زندگی میں اور وفات بھی اور شقی ترین انسان وہ ہے جو علی سے بغض رکھے ان کی زندگی میں اور وفات بھی۔

اور ایک دوسری روایت میں مندرجہ بالا الفاظ تقریباً وہی ہیں، اس اضافے کے ساتھ کہ "سعادت مند ترین وہ شخص ہے جو علی کو دوست رکھے میری زندگی میں اور میرے انتقال کے بعد بھی۔"

"اِنَّ السَّعِیدَ کُلَّ السَعِیدِ حَقَّ السَّعِیدِ مَنْ اَحَبَّ عَلِیًّا فِی حَیَاتِی وَ بَعْدَ مَوْتِیْ."

اِس حدیث شریف میں مغفرت و شفاعت اور نیک بختی و سعادت کا واحد وسیلہ محبتِ علی بن ابی طالب علیہ السلام کو قرار دیا گیا ہے۔ اس حدیث کی تائید میں بڑی تعداد میں معتبر اور صحیح سندوں کے ساتھ حدیثیں پائی جاتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس بات میں ایک بڑا فطری اور قدرتی راز پوشیدہ ہے۔ 'محبت' ایک وجودی واقعیت کی حامل ایسی موثر حقیقت کا نام ہے جو جس ظرف میں بھی پائی جاتی ہے اسے نکھار کر اور پاک و پاکیزہ بنا کر رہتی ہے۔ پھر حضرت امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام جیسے طاہر و مطہر و معصوم کی محبت تو اس وصف میں اور بھی کامل ہوتی ہے۔ اسی لیے وہ مغفرت اور سعادتِ ابدی کا سب سے قوی وسیلہ قرار دی گئی ہے۔

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

(٦)

مولا علی کے لیے آفتاب کا پلٹنا

عن اسماء بنتِ عمیس قالت:

"كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه و آلہٖ وسلم يُوْحٰی اِلَيْـهِ وَ رَأْسُـهُ فِی حَجْرِ عَلِیٍّ، فَلَمْ يُصَلِّ الْعَصْرَ حَتّٰی غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه و آلہٖ وسلم: صَلَّيْتَ يَا عَلِیُّ؟ قَالَ: لَا؛ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه و آلہٖ وسلم: صَلَّيْتَ يَا عَلِی؟ قَالَ: لَا؛ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی الله علیه و آلہٖ وسلم: اَللّٰهُمَّ اِنَّ عَلِيًّا كَانَ عَلٰی طَاعَتِكَ وَ طَاعَةِ رَسُوْلِكَ فَارْدُدْهُ عَلَيْهِ الشَّمْسِ؛ فَرَئَيْتُهَا غَرَبَت، ثُمَّ رَئَيْتُهَا طَلَعَتْ بَعْدَ مَا غَرَبَتْ."

روایت ہے جناب اسماء بنت عمیس سے کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر زانوئے مبارک علی پر تھا کہ وحی الٰہی کا نزول شروع ہو گیا اور علی نمازِ عصر ادا نہ کر سکے تھے کہ سورج غروب ہو گیا۔ نزولِ وحی کے بعد رسولِ خدا نے علی سے پوچھا نمازِ عصر پڑھ لی؟ جواب دیا، نہیں۔ رسولِ خدا صلعم نے ارشاد فرمایا، یا معبود! علی تیرے اور تیرے رسول کی

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

اطاعت میں تھا۔ ان کے لیے سورج کو پلٹا دے۔ میں نے دیکھا کہ غروب ہوا اور پھر طلوع ہوا جبکہ غرب ہو چکا تھا۔

ایک اور روایت میں امام حسن علیہ السلام سے تقریباً اسی مضمون کی روایت وارد ہوئی ہے اور ایک لفظ کے تغیر کے ساتھ۔

فضائل و مناقب کی کتابوں میں 'معجزۂ ردالشمس' کی ایک زبردست گونج پائی جاتی ہے۔ بعض علماء نے اس موضوع پر مستقل تالیف کا اہتمام فرمایا ہے۔ مثلاً الحافظ ابوالقاسم الحسکانی الحنفی عبیداللہ بن عبداللہ بن احمد الحکانی الحنفی متوفی ۴۷۰ھ نے 'تصحیح رد الشمس وترغیم النواصب الشمس' کے عنوان سے ایک رسالہ اس معجزہ کی صحت کے بارے میں لکھا ہے جسے حال ہی میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے ایک استاذ ڈاکٹر خسرو قاسم صاحب نے اپنے اہتمامِ خاص سے شائع فرمایا ہے۔ اور اس طرح کی متعدد کتابوں کا ذکر کتب فہارست مثلاً فہرست طوسی، فہرست نجاشی، فہرست ابن الندیم، الذریعہ الی تصانیف الشیعہ اور اعیان الشیعہ وغیرہ میں موجود ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس معجزہ کی صحت میں خالص دینی اور مذہبی بنیادوں پر کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ سوائے ان لوگوں کے جن کے دلوں میں قدرتِ الٰہیہ اور کراماتِ انبیاء واولیاء پر یقین کی دولت وقوت ہی نہیں پائی جاتی۔

محدث جلیل عبدالرحمٰن بن علی بن محمد بن عمر الشیبانی الشافعی الاثری (۸۶۶ھ۔۹۴۴ھ) نے اپنی کتاب 'تمیز الطیب من الخبیث فیما یدور علی السنة الناس من الحدیث' میں حدیث ردالشمس کے بارے

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

میں لکھا ہے۔

"قَدْ صَحَّحَهُ الطَّحَاوِيّ وَ صَاحِبُ الشِّفَاءِ اَخْرَجَهُ اِبْن منده و اِبْن شَاهِيْن وَغَيْرَهُمَا مِنْ حَدِيْثِ اَسْمَاء بِنْتِ عَمِيْسِ وَغَيْرَهَا."

"طحاوی اور صاحبِ شفا نے اس کی تصحیح کی ہے (یعنی اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے) اور ابن مندہ اور ابن شاہین وغیرہ نے اسے اسماء بنت عمیس وغیرہ سے تمام وکمال نقل کیا ہے"

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

(۷)

حب اہل بیت علیہم السلام

عن فاطمة الزهراء سلام الله عليها انّها قالت: قَالَ اَبِی رَسُولُ الله صلی الله علیه و آلهٖ وسلم

"اَلَا مَنْ مَاتَ عَلٰی حُبِّ اٰلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ شَهِیْدًا."

روایت ہے جناب سیدہ سلام اللہ علیہا سے کہ میرے بابا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آگاہ ہو جو بھی حبِّ آلِ محمدؐ پر اس دنیا کو وداع کرے تو اس کی موت شہادت ہے۔

یہ حدیث آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مشہور ترین حدیثوں میں ہے اور اپنے مختصر الفاظ میں نہایت اہم مطالب کی حامل ہے۔ اس حدیث پر غور وخوض حقیقت شہادت پر بھی غور وفکر کی دعوت دیتا ہے۔ ساتھ ہی محبت کے معنی اس کے مراتب اور اس کے تمام تقاضوں پر بھی۔ ساتھ ہی ایک عام انسان کی عمومی موت کے مقابلہ میں ایک محبّ اہل بیت مؤمن و مسلم کی موت وشہادت کے امتیازات پر غور وفکر سے زندگی کے نہ جانے کتنے رموز واسرار، کتنے مراتب و درجات اور کتنے ابعاد و جہات روشن ہوتے ہیں۔ ان تمام پہلوؤں کا احاطہ اس مختصر تالیف میں مختصر مختصر سے حواشی کے حدود میں ممکن نہیں ہے۔ البتہ اہل فکر ونظر کے لیے اتنے اشارے ہی مہمیز کے لیے کافی ہیں۔

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

(۸)

حصولِ علم کی تاکید اور فیضانِ امامت

عن عبداللّٰه بن موسیٰ عن ابیه عن جده قال:

"كَانَتْ اُمِّي فَاطِمَةُ بِنْتِ الْحُسَيْنِ عليه السلام تَأْمُرُنِي اَنْ اَجْلِسَ اِلٰى خَالِي عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليه السلام، فَمَا جَلَسْتُ اِلَيْهِ قَطُّ اِلَّا قُمْتُ بِخَيْرٍ قَدْ اَفَدْتُهُ اِمَّا خَشْيَةٍ لِلّٰهِ فِي قَلْبِي لِمَا اَرٰى مِنْ خَشْيَتِهِ لِلّٰهِ؛ اَوْ عِلْمٍ اِسْتَفَدْتُهُ مِنْهُ."

جناب عبداللہ بن حسن فرماتے ہیں کہ ہمیشہ میری والدہ جناب فاطمہ بنت امام حسین مجھے حکم دیا کرتی تھیں کہ اپنے...... امام زین العابدین علیہ السلام کی خدمت میں بیٹھوں اور میں آپ کی خدمت میں ہمیشہ حاضر رہتا تھا، اور آپ کی خدمت سے اٹھتا نہیں تھا مگر کچھ نہ کچھ خیر میرے حصے میں آتا تھا۔

امام زین العابدین کے خدا کے حضور خوف وخشیت کی وجہ سے میں خود بھی اپنے دل میں خوف وخشیت لے کر اٹھتا تھا یا کوئی نہ کوئی علم اپنی گرہ میں باندھ لیتا تھا۔

یہ حدیث مبارک ان نادر احادیث میں سے ہے جن میں اہل بیت

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

علیہم السلام کے داخلی نظامِ تعلیم وتربیت کا سراغ ملتا ہے اور اس فیضانِ علم وعرفان اور تربیت وتزکیۂ نفوس کے اس طریقہ اور سلیقہ کا اندازہ ہوتا ہے جو ائمہ اہل بیت علیہم السلام کے بیتِ علم وفضیلت میں پایا جاتا تھا۔ ضرورت ہے کہ اس قبیل کی تمام روایتیں کسی ایک مجموعہ میں یکجا کی جائیں اور ان سے کماحقہٗ استفادہ کیا جائے۔

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

(۹)

رسول کا خاندان فاطمہؑ سے ہے

عن فاطمة الکبری علیها السلام قالت: قال النبی:

"لِکُلِّ نَبِیٍّ عَصَبَةٌ یُنْتَمُوْنَ اِلَیْهِ وَ اِنَّ فَاطِمَةَ عَصَبَتِیْ اِلَیَّ تُنْتَمٰی."

جناب سیدہ فرماتی ہیں کہ رسولِ اکرم صلعم نے ارشاد فرمایا، "ہر نبی کے کچھ منتخب خاندان ایسے ہوتے ہیں جو نسبتِ خاص رکھتے ہیں۔ فاطمہ میری منتخبِ خانوادہ ہے جو مجھ سے نسبتِ خاص رکھتی ہے۔"

یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسل مبارک آپ کی اکلوتی بیٹی حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے قائم ہوئی اور اللہ تبارک و تعالیٰ نے اس میں اتنی برکت عطا فرمائی کہ آج دنیا کا گوشہ گوشہ اولادِ سیدۂ زہرا سلام اللہ سے آباد ہے۔ قرآنِ مجید میں سورۂ کوثر میں بھی اس حقیقت کا بیان زبانِ مشیت سے موجود ہے۔ احادیث میں اس حقیقت کا بار بار ذکر آیا ہے اور اس کے صرف تاریخی اسباب نہیں ہیں بلکہ اس میں گوناگوں معنوی اور روحانی اسرار بھی پائے جاتے ہیں۔ تفصیلی بیان کا یہاں موقع نہیں ہے تاہم اتنا اشارہ کیے بغیر آگے بڑھ جانا بھی مناسب نہیں معلوم ہوتا کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

خصوصی نسبت، آپ کی بیٹی حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے ارادت و مودّت اور حصولِ نسبت کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ جو لوگ بھی اس کے قائل ہوں جو علامہ اقبال نے فرمایا ہے کہ

بمصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست
اگر بہ او نہ رسیدی تمام بولہبی است

انھیں اس حقیقت کو بھی پیش نظر رکھنا چاہیے۔

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

(۱۰)

سیدۂ فاطمہؑ یا سیدۂ دو جہاں

عن عائشه انها قالت: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آلهٖ وسلم لفاطمة سلام اللّٰه علیها:

"یَا فَاطِمَةُ اَمَا تَرْضِیْنَ اَنْ تَکُوْنِیْ سَیِّدَةَ نِسَاءِ الْعَالَمِیْنَ."

جناب عائشہ سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے (حضرت) فاطمہؑ سے ارشاد فرمایا، "اے فاطمہ! کیا تم اس پر خوش نہیں ہو کہ دونوں جہانوں کی سردار ہو۔"

یہ حدیث شریف ائمہ حدیث کے مستند مجموعوں میں پائی جاتی ہے اور جناب فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کی عظمت پر سرکارِ رسالت سے صادر ہونے والی ایک بڑی اور واضح سند توصیف کی حیثیت رکھتی ہے۔ بعض دوسری حدیثوں میں دنیا کی تمام خواتین میں بطورِ خاص دو (جناب مریم اور جناب فاطمہ علیہا السلام) اور بعض میں تین جناب مریمؑ، جناب زہراؑ اور جناب ام المؤمنین خدیجۃ الکبریٰؑ کے اسمائے گرامی اشرفیت اور افضلیت کے ساتھ ذکر کیے گئے ہیں۔ بعض حدیثوں میں ان تین ناموں کے ساتھ جناب آسیہؑ کا ذکر بھی پایا جاتا ہے۔ لیکن جب اس قبیل کی تمام

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

روایتوں کا ایک ساتھ مطالعہ کیا جاتا ہے اور ان تمام روایتوں کو بھی پیش نظر رکھا جاتا ہے جو حضرت فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا کے فضائل و مناقب میں وارد ہوئی ہیں پھر ان تمام روایتوں کو جب قرآنِ مجید کی ان آیتوں کی روشنی میں پڑھا جاتا ہے جن میں اللہ کی خاص نعمتوں اور کرامتوں سے سرفراز کی جانے والی خواتین کا ذکر ہے تو حضرت فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا کی افضلیت، اعلمیت، عصمت اور تمام خواتین کے لیے آپ کی 'نمونۂ کامل' ہونے کی رہبرانہ حیثیت اس طرح ابھر کر سامنے آتی ہے کہ اس میں کسی بھی شک وشبہ کی گنجائش نہیں رہ جاتی اور آپ 'سیدۂ نساءِ عالمین' کے لقب کی حقیقی مصداق قرار پاتی ہیں۔

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

(۱۱)

امام حسینؑ کی طہارت

عن صفیه بنت عبدالمطلب قالت:

"لَمَّا سَقَطَ الْحُسَیْنُ مِنْ بَطْنِ اُمِّهِ وَ کُنْتُ وَلَّیْتُهَا عَلَیهَا السَّلَام قَالَ النَّبِیُّ صلی الله علیه و آلہٖ وسلم: یَا عَمَّةِ هَلُمِی اِلَیَّ اِبْنِی، فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی الله علیه و آلہٖ وسلم اِنَّا لَمْ نُنَظِّفْهُ بَعْدُ، فَقَالَ یَا عَمَّةِ اَنْتِ تُنَظِّفِیْهِ؟ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی قَدْ نَظَّفَهُ وَ طَهَّرَهُ."

جناب صفیہ بنت عبدالمطلبؑ ناقل ہیں کہ جب امام حسینؑ کی ولادتِ باسعادت ہوئی تو میں نے ساری ذمہ داری اپنے سر لے لی۔ رسولِ خدا نے مجھ سے کہا، پھوپھی اماں! میرے لال کو مجھے دیجیے۔ میں نے کہا، یارسول اللہ صلعم! میں نے ابھی انھیں پاک نہیں کیا ہے، غسل مولودنہیں دیا ہے۔آپؐ نے فرمایا، پھوپھی اماں! کیا آپ انھیں پاک فرمائیں گی۔خداوندقدوس نے انھیں پاک وپاکیزہ پیدا کیا ہے۔

یہ اور اس قبیل کی تمام روایتیں جن کی تعداد قابل لحاظ ہے اور جو حدیث کے مستندترین مجموعوں میں مندرج ہیں، اللہ کے نبیوں، رسولوں، معصوم ولیوں، خصوصاً

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

حضراتِ محمد و آلِ محمد علیہم الصلوٰۃ والسلام کے بعض خاص اوصاف اور امتیازات کی نشاندہی کرتی ہیں۔ ایسی حدیثوں کا مطالعہ ان پر ہمارے اعتقاد کو استحکام بخشتا ہے اور ان کی عصمت وطہارت کے مراتب کی بھی نشاندہی کرتا ہے۔

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

(۱۲)

امام حسین آغوشِ رسول میں

عن صفية بنت عبدالمطلب قالت:

لَمَّا سَقَطَ الْحُسَيْنُ عليه السلام مِنْ بَطْنِ اُمِّهِ فَدَفَعْتُهُ اِلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه و آلهٖ وسلم فَوَضَعَ النَّبِيُّ لِسَابَةَ فِي فِيهِ (فَمِهِ)، وَ اَقْبَلَ الْحُسَيْنُ عَلٰى لِسَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ يَمُصُّهُ، قَالَتْ وَ مَا كُنْتُ اَحْسِبُ رَسُوْلَ اللّٰهِ يَغْذُوْهُ اِلَّا لَبَنًا اَوْ عَسَلًا قَالَتْ فَبَالَ الْحُسَيْنُ عَلَيْهِ فَقَبَّلَ النَّبِيُّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ثُمَّ دَفَعَهُ اِلَيَّ وَ هُوَ يَبْكِي وَ يَقُوْلُ لَعَنَ اللّٰهُ قَوْمًا هُمْ قَاتِلُوْكَ يَا بُنَيَّ يَقُوْلُهَا ثَلاثًا، قَالَتْ فَقُلْتُ: فِدَاكَ اَبِي وَ اُمِّي، مَنْ يَّقْتُلُهُ. قَالَ بَقِيَّةُ الْفِئَةِ الْبَاغِيَةِ مِنْ بَنِي اُمَيَّةَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ."

جناب صفیہ بنت عبدالمطلب ناقل ہیں کہ حسینؑ کی ولادت کے بعد میں نے رسولؐ کے سپرد کردیا۔ رسولؐ نے اپنی زبانِ مبارک حسینؑ کے منہ میں دے دی اور حسینؑ نے زبان کو اس طرح چوسنا شروع کردیا جیسے دودھ پی رہے ہوں اور شہد کھا رہے ہوں۔ اسی حال میں حسینؑ نے پیشاب کردیا۔ رسولِ خدا نے حسینؑ کو پیار کیا اور آبدیدہ ہو گئے اور تین

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

مرتبہ ارشاد فرمایا، خدا لعنت کرے اس پر جو تجھے قتل کرے اور بچہ کو میرے حوالے کر دیا۔

یہ اور اس قبیل کی دوسری متعدد حدیثیں ایک طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخبار بالغیب اور اطلاع بالمغیبات کے دلائل کی حیثیت رکھتی ہیں جو بالآخر راجع ہوتی ہیں آپ کے دلائل نبوت کی طرف۔ اور دوسری طرف امام حسین علیہ السلام کی عظیم الشان قربانی پر ہمیں زیادہ سے زیادہ غور وفکر کی دعوت دیتی ہے اور ساتھ ہی ان کے قاتلوں سے نفرت و بیزاری پیدا کرتی ہیں جو نفس کی طہارت اور تزکیہ کے لیے سب سے اولین شرطِ عرفان وعقیدت ہے۔ اس لیے ایسی حدیثوں کا مطالعہ اور ان کا بار بار تذکرہ اور ان پر مذاکرہ یقیناً بے شمار حسنات اور ثواب کا موجب ہوتا ہے۔

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

(۱۳)

کمالِ ایمان

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم:

"ثَلاثُ خِصَالٍ مَنْ كُنَّ فِيهِ اسْتَكْمَلَ خِصَالَ الْإِيمَانِ: الَّذِي إِذَا رَضِيَ لَمْ يُدْخِلْهُ رِضَاهُ فِي بَاطِلٍ، وَ إِذَا غَضِبَ لَمْ يُخْرِجْهُ الْغَضَبُ مِنَ الْحَقِّ، وَ إِذَا قَدَرَ لَمْ يَتَعَاطَ مَا لَيْسَ لَهُ."

رسولِ خدا صلعم کا ارشادِ گرامی قدر ہے، فرماتے ہیں کہ جس فرد میں یہ تین خصلتیں موجود ہوں اس فرد میں ایمانِ کامل جلوہ افروز ہوتا ہے: جب خوش ہو تو باطل اور ناحق کاموں میں نہ پڑ جائے، اور جب غصہ کے عالم ہو تو اس کا غصہ اسے حق سے بے گانہ نہ کردے، اور جب قدرت حاصل ہو جائے تو وہ ایسا تصرف نہ کرے جس کا استحقاق نہ رکھتا ہو۔

اس حدیث شریف میں 'ایمانِ کامل' کے جلوہ افروز ہونے کی بات بعض اوصاف اور خصائل کے حوالے سے کہی گئی ہے اور ایک مشہور حدیث جس میں 'ایمانِ کامل' کی نشاندہی کی گئی ہے وہ ہے غزوۂ احزاب (یا جنگ خندق) کے موقع

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

پرسرکارِ رسالت سے صادر ہوئی تھی۔ جس میں 'ایمانِ کامل' کا اطلاق حضرت امام المؤمنین، امام المتقین علی بن ابی طالب علیہ السلام پر کیا گیا ہے۔ اس حدیث مبارک کے مشہور الفاظ یہ ہیں۔

لَقَدْ بَرَزَ الْاِیْمَانُ کُلُّهُ اِلٰی الْکُفْرِ کُلِّهٖ.

اس لحاظ سے مناسب ہوگا کہ مندرجہ بالا حدیث میں جن اوصاف اور خصائل کا ذکر ہے جن پر استکمالِ ایمان کا دارومدار بتایا گیا ہے ان اوصاف کو حضرتِ امیر المؤمنین علیہ السلام کی سیرتِ مبارکہ کی روشنی میں دیکھا اور اس کی روشنی میں اختیار کیا جائے۔ اگر اس نقطۂ نظر سے غور کیا جائے تو یہ تینوں صفتیں جو بطورِ خاص اِس حدیث میں مذکور ہیں حضرت علیؑ کے اسی غزوۂ خندق میں سامنے آنے والے اوصاف وکمالات میں نظر آجائیں گے۔

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

(۱۴)

مسلمانوں کے مسائل کی پروا

قال صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم: مَنْ اَصْبَحَ لَا یَهْتَمُّ بِاُمُوْرِ الْمُسْلِمِیْنَ فَلَیْسَ مِنْهُمْ وَ مَنْ یَسْمَعُ رَجُلًا یُّنَادِیْ یَا لَلْمُسْلِمِیْنَ فَلَمْ یُجِبْهُ فَلَیْسَ بِمُسْلِمٍ.

(المجلسیؒ، بحار الانوار ج ۷۴ ص ۳۳۹)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: ''جو اس حالت میں صبح کرے کہ وہ مسلمانوں کے مسائل سے بے پروا ہو وہ مسلمانوں میں سے نہیں ہے۔ اور جو کسی کو مسلمانوں کی مدد کے لیے پکاتے ہوئے سنے اور اس کی آواز پر لبیک نہ کہے وہ مسلمان نہیں ہے۔''

یہ حدیثِ مبارک مسلمانوں کے جملہ مسائل خصوصاً معاشرتی، اقتصادی اور سیاسی مسائل کی طرف متوجہ کرتی ہے۔ اس ارشادِ نبوی کا مفہوم یہ ہے کہ کسی مسلمان کے لیے صرف اپنی ذات میں مگن رہنا اسلامی تقاضوں کے منافی ہے، بلکہ کسی مسلمان کا صرف اپنی نمازوں اور روزوں پر، صرف اپنے حج و اعتکاف اور حقوق اللہ کی ادائیگی پر اکتفا کرنا اسلامی اقدار کو مکمل نہیں کرتا بلکہ حقوق العباد میں خصوصی اہتمام بھی اسلامی اقدار اور ایمانی تقاضوں کی تکمیل کے لیے ضروری ہے۔ حقوق

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

اللہ اور حقوق العباد کی تقسیم ہی دراصل اضافی اور اعتباری ہے۔ بندگانِ خدا کے مسائل کی رسیدگی بھی بہت بڑی بندگی ہے اللہ سبحانہٗ تعالیٰ کی۔

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

(۱۵)

بدعتیں اور علما کی ذمہ داریاں

قال صلی اللّٰہ علیہ و الٰہ وسلم:

اِذَا ظَهَرَتِ الْبِدَعُ فِیْ اُمَّتِیْ فَلْيُظْهِرِ الْعَالِمُ عِلْمَهُ فَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ.

(الکلینیؒ، اصولِ کافی ج ۱ ص ۳۴)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، ''جب بھی میری امت میں بدعتیں (یعنی دین وشریعت میں غیر شرعی جدتیں اور غیر دینی رسم و رواج) پھوٹ پڑیں تو صاحب علم پر واجب ہے کہ وہ اپنے علم کا اظہار کرے اور جو ایسا نہ کرے اس پر اللہ کی لعنت ہو۔''

یہ حدیث شریف علما کی غیر معمولی ذمہ داری کی نشاندہی کرتی ہے۔ ساتھ ہی لفظ 'علم' کی معنویت بھی متعین کرتی ہے۔ چونکہ 'فی امتی' کی قید بھی موجود ہے اس لیے یہاں پر علم سے مراد قرآن وسنت ہی کا علم ہوسکتا ہے۔ خصوصاً احکامِ قرآنیہ اور ان احادیث وسنن کا علم جو بطورِ خاص احکام سے متعلق ہیں۔ 'بدعت' بہر حال اس جدت کو کہتے ہیں جو دین میں عقائد واحکام اور رسومِ شرعیہ میں بغیر جوازِ شارع کے پیدا کی جائیں۔

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

اس حدیث کا بالکل ابتدائی اور بنیادی مفہوم تو یہی ہے۔ تاہم معنی میں توسّع سے کام لیا جائے تو اس حدیث سے تمام عالم انسانیت کو یہ پیغام بھی ملتا ہے کہ جب بھی جہاں میں کوئی بھی خرابی سر ابھارے اور کوئی صاحب علم موجود ہو تو اس صاحب علم پر اس خرابی کو مٹانے کے لیے پوری کوشش کرنا ضروری ہے ورنہ اس پر دوسروں سے زیادہ ہی پھٹکار برستی ہے۔

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

(۱۶)

سب سے بُرا شخص

قال صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم: شَرُّ النَّاسِ مَنْ بَاعَ اٰخِرَتَهُ بِدُنْيَاهُ وَ شَرٌّ مِنْ ذٰلِكَ مَنْ بَاعَ اٰخِرَتَهُ بِدُنْيَا غَيْرِهٖ."

(المجلسیؒ، بحار النور ج ۷۷، ص ۴۶)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: "لوگوں میں سب سے برا شخص وہ ہے جو اپنی آخرت اپنی دنیا کے لیے فروخت کر دے اور اس سے بھی زیادہ براوہ ہے جو اپنی آخرت کسی اور کی دنیا کے لیے بیچ دے۔"

یہ حدیث شریف انسانی زندگی کے سب سے ہول ناک اور عبرتناک المیہ کی طرف متوجہ کرتی ہے۔ لوگ عام طور پر اسی المیہ میں مبتلا نظر آتے ہیں اس لیے اب سب سے مشکل مسئلہ یہی بنتا جا رہا ہے کہ کس کو سب سے برا سمجھا جائے۔ حدیث کے دوسرے فقرے میں جس طرح کے افراد شامل ہوجاتے ہیں ان میں بطورِ خاص 'درباری علما' بھی ہیں جو صاحب دربار کی خوشامد میں اور اس کی دنیوی خواہشات و ضروریات کی تکمیل اور آسودگی کی خاطر اپنے علم کو استعمال کرتے ہیں اور گویا اپنی آخرت دوسرے کی دنیا کی خاطر فروخت کرتے ہیں۔ اس نکتہ کی مکمل تائید اور توضیح اس حدیث سے بھی ہوتی ہے جو ہم اس کے بعد نقل کرنے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں۔

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

(۱۷)

فقہا اور انبیاؑ کی امانت داری

قال صلی اللّٰہ علیہ و آلہٖ وسلم

اَلْفُقَهَآءُ اُمَنَآءُ الرُّسُلِ مَالَمْ يَدْخُلُوْا فِي الدُّنْيَا. قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا دُخُوْلُهُمْ فِي الدُّنْيَا؟ قَالَ: اِتِّبَاعُ السُّلْطَانِ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ فَاحْذَرُوْهُمْ عَلٰى دِيْنِكُمْ.

(الکلینیؒ، الکافی ج ۱ ص ۴۶)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

فقہاء پیمبروں کے امانت دار ہوتے ہیں جب تک کہ وہ دنیا میں داخل نہ ہوں۔ آپ سے پوچھا گیا، اے رسول اللہ! ان کا دنیا میں داخل ہونا کیا معنی رکھتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا، حکومتِ وقت کی پیروی کرنا، تو جب وہ ایسا کریں تو ان سے اپنے دین کو بچاؤ۔

یہ حدیث شریف اپنے متن کے لحاظ سے اگرچہ بہت غور طلب ہے کہ کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہی الفاظ اشاد فرمائے تھے یا روایت کرنے والوں سے کچھ تبدیلی واقع ہوگئی ہے۔ لیکن اس مضمونِ حدیث کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے وارد ہونے میں کسی شبہ کا محل نہیں ہے۔ علم کی فضیلت، علما کی

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

اہمیت، خصوصاً علم دین یا علم فقہ کی عظمت و اہمیت اور اس کے حاصل کرنے والوں کی فضیلت و سعادت مندی پر بہت سی حدیثوں میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ علما کے قلم کی روشنائی کو شہدا کے خون سے زیادہ افضل بھی قرار دیا گیا ہے۔ یہ سب باتیں اپنی جگہ پر درست طور پر منقول بھی ہیں اور معقول بھی۔ لیکن اسی کے ساتھ ساتھ علم حاصل کرنے والوں کی اہلیت اور ان کے شرائط پر بھی احادیثِ شریفہ میں کافی ووافی روشنی ڈالی گئی ہے اور ایسے علما کی مذمت بھی شدید ترین الفاظ میں کی گئی ہے جو اپنے علم کا غلط استعمال کرتے ہیں۔ خدا طلبی کے بجائے دنیا طلبی میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور رضائے الٰہی کے بجائے حکومتِ وقت کی خوشامد ان کا طریقۂ کار بن جاتا ہے۔ ایسے علما پر بعض حدیثوں میں لعنت بھی کی گئی ہے اور سخت ترین عذاب کی وعید بھی وارد ہوئی ہے۔

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

(۱۸)

خوفِ منافق

قال صلی اللہ علیه و آلہٖ وسلم

"اِنِّی لَا اَتَخَوَّفُ عَلٰی اُمَّتِیْ مُؤْمِنًا وَلَا مُشْرِکًا فَاَمَّا الْمُؤْمِنُ فَیَحْجُزُہٗ اِیْمَانُہٗ وَ اَمَّا الْمُشْرِکُ فَیَقْمَعُہٗ کُفْرُہٗ، وَلٰکِنْ اَتَخَوَّفُ عَلَیْکُمْ مُنَافِقًا عَلِیْمَ اللِّسَانِ یَقُوْلُ مَا تَعْرِفُوْنَ وَ یَعْمِلُ مَا تُنْکِرُوْنَ."

(المجلسیؒ، بحار الانوار ج ۲ ص ۱۱۰)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"مجھے اپنی امت کے بارے میں نہ کسی مومن کا خوف ہے نہ کسی مشرک کا۔ (اس لیے کہ) جہاں تک مومن کا تعلق ہے، اس کو اس کا ایمان برائی سے باز رکھے گا اور جہاں تک مشرک کا تعلق ہے اس کا کفر ہی اس کا قلع قمع کردے گا لیکن مجھے خوف ہے اس منافق سے جو زبان داں بھی ہو۔ وہ ایسی باتیں کہے گا جنھیں تم پسند کرتے ہو اور ایسے عمل کرے گا جن سے تمھیں نفرت ہوتی ہے۔"

یہ حدیث اگر غور کیجیے تو ہمارے دَور کے بعض ایسے یا بہت سے ایسے بلکہ سبھی

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

ایسے خطیبوں پر صادق آتی ہے جن کا پیشہ ہی خطابت ہے، جو ایسی تقریریں کرتے ہیں جن سے سامعین خوش ہوتے ہیں، اپنی تقریروں میں ایسے نکات بیان کرتے ہیں جن سے دین کے بنیادی عقائد اور لوگوں کی سچی عقیدتوں پر تو روشنی پڑتی ہے اور اسی بنا پر لوگ ایسے نکات کو پسند کرتے ہیں لیکن یہی خطبا اپنی عملی زندگی میں دین و شریعت کے تقاضوں کو اس طرح نظر انداز کرتے ہیں کہ ان کے مداح سامعین بھی اکثر یہ کہتے ہوئے نظر آتے ہیں کہ ایسے خطیب سے اس طرح کا عمل تو پسندیدہ یا متوقع نہیں ہوسکتا۔ ہمیشہ ایسے ہی خطیبوں سے دین و مذہب اور انسانیت کو سب سے زیادہ اور سب سے بڑا خطرہ لاحق رہا ہے اور آج بھی انھیں سے خطرہ لاحق ہے۔

ایسے ہی خطبا اور علما سیاست دانوں اور سرمایہ داروں کے ہاتھوں اپنا ضمیر اور اپنی زبان فروخت کرتے ہیں اور مختلف مذاہب کے ماننے والوں کے درمیان اختلافات بڑھا کر منافرت پیدا کرتے ہیں اور نتیجتاً دہشت گردی کی راہیں ہموار کرتے ہیں۔ پروردگارِ بحق حضرات محمد آلِ محمد علیہم السلام تمام امت اور تمام انسانیت کو ان کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین!

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

(۱۹)

سب سے بڑی نیکی: شہادت

قال صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم: فَوْقَ كُلِّ بِرٍّ بِرٌّ حَتّٰى يُقْتَلَ الرَّجُلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاِذَا قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ فَلَيْسَ فَوْقَهُ بِرٌّ." (المجلسیؒ، بحار الانوار، ج ۱۰۰، ص ۱۰)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر نیکی سے بلند تر بھی نیکی ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ کوئی اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے۔ بس اگر کوئی اللہ کی راہ میں قتل ہو جائے تو اس سے بلند تر کوئی نیکی نہیں ہے۔

یہ حدیث مبارک انسانی زندگی کے بلند ترین ہدف اور اعلیٰ ترین مقصد و شرف کی نشاندہی کرتی ہے۔ اس کائنات میں وجود اور تمام اطوار و شئونِ وجود کے گوناگوں مراتب ہیں۔ یعنی تمام چیزوں کے بہت سے درجے اور بہت سی سطحیں یا تہیں ہیں۔ چنانچہ نیکی کے بھی لامتناہی مراتب اور درجات ہیں۔ لیکن انسانی ہستی کے تعلق سے ان مراتب میں سب سے آخری مرتبہ یہ ہے کہ انسان راہِ خدا میں شہید ہو جائے اور اس کی صدائے حال یہ ہو کہ۔

جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

(۲۰)

نو ۹ ربّانی وصیتیں

قال صلی اللّٰہ علیہ و آلہٖ وسلم: اَوْصَانِیْ رَبِّی بِتِسْعٍ: اَوْصَانِی بِالْاِخْلَاصِ فِی السِّرِّ وَ الْعَلَانِیَۃِ، وَ الْعَدْلِ فِی الرِّضَآءِ وَ الْغَضَبِ، وَ الْقَصْدِ فِی الْفَقْرِ وَ الْغِنٰی، وَ اَنْ اَعْفُوَ عَمَّنْ ظَلَمَنِیْ، وَ اُعْطِیَ مَنْ حَرَمَنِی وَ اَصِلَ مَنْ قَطَعَنِیْ، وَ اَن یَّکُوْنَ صَمْتِیْ فِکْرًا وَ مَنْطِقِیْ ذِکْرًا وَ نَظَرِی عِبَرًا.

(ابن شعبه الحرانیؒ، تحف العقول ص ۳۶)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

''میرے پروردگار نے مجھے نو باتوں کی تاکید فرمائی ہے۔

۱۔ مجھے تاکید کی ہے کہ میں خفیہ اور علانیہ (ہر حالت میں) خلوص کا برتاؤ کروں۔

۲۔ خوشی اور غصے (دونوں حالتوں) میں عدالت (اور انصاف) پر قائم رہوں۔

۳۔ ناداری اور مال داری (دونوں حالتوں میں) 'اقتصاد' میانہ روی یا معاشیاتی نظم وضبط، بندوبست اور تدبر) سے کام لوں۔

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

۴۔ جو مجھ پر (میری ذات پر) ظلم کرے میں اسے معاف کردوں۔

۵۔ جو مجھے (کسی شے سے) محروم کرے میں اسے عطا کروں۔

۶۔ جو مجھ سے قطع رحم کرے، میں اس سے صلہ رحمی سے پیش آؤں۔

۷۔ میری خاموشی، غور وفکر ہو۔ ۸۔ میری گفتگو، ذکرِ الٰہی ہو۔

اور ۹۔ میری نگاہ عبرت آموز ہو۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شانِ علمی اور آپ کی عصمتِ عملی، بلندیِ سیرت وعظمتِ کردار دنیا پر آشکارا ہے۔ اور اسی کے ساتھ یہ بات بھی آشکارا ہے کہ آپؐ نے اِس دنیا میں آنے کے بعد کسی سے کچھ بھی تعلیم وتربیت حاصل نہیں کی۔ اور اسی لیے آپ کا ایک امتیازی لقب 'امی' ہے۔ لیکن آپؐ نے خود ہی ارشاد فرمایا ہے کہ 'عَلَّمَنِی رَبِّی' مجھے میرے رب نے تعلیم دی ہے۔ اور آپ کا یہ بھی ایک ارشادِ گرامی ہے کہ 'اَدَّبَنِی رَبِّی فَاَحْسَنَ تَاْدِیْبِی'' مجھے میرے پروردگار نے علم و ادب سکھایا ہے اور کیا خوب سکھایا ہے۔'' آپؐ کے اسی قبیل کے ارشادات میں یہ حدیث شریف بھی مندرج ہوتی ہے۔ تاہم اس حدیثِ شریف میں جہاں یہ وضاحت پائی جاتی ہے کہ ربِّ اکبر نے اپنے پیغمبرِ اکرم کو کیا کیا باتیں سکھائیں وہیں اس حدیث کا لب ولہجہ اور متن ومضمون اس حدیث کے ہر قاری اور ہر سامع سے انھیں اوصاف کو اختیار کرنے کی ترغیب وتاکید بھی کرتا ہے۔

غور کیجیے تو یہ نو باتیں انسانی زندگی کے بلند ترین معیار کی نشاندہی کرتی ہیں اور زمینِ سیرتِ انسانی کے اوپر قائم نو عظیم افلاکِ اخلاق واقدار کی حیثیت رکھتی ہیں۔

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

(۲۱)

اخلاصِ عمل

قال صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم

مَا مِنْ عَبْدٍ يُخْلِصُ الْعَمَلَ لِلّٰهِ تَعَالٰى اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اِلَّا ظَهَرَتْ يَنَابِيْعُ الْحِكْمَةِ مِنْ قَلْبِهٖ عَلٰى لِسَانِهٖ

(الزاقیؒ، جامع السعادات، ج ۲ ص ۴۰۴)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

کوئی بھی بندہ اپنے عمل کو خالص معبودِ برحق کے لیے چالیس دن تک انجام دے تو اس کے دل سے حکمت کے چشمے اس کی زبان پر جاری ہو جاتے ہیں۔

یہ حدیث مبارک بھی بہت مشہور ہے۔ خصوصاً، عرفا، صوفیا اور اربابِ ریاضت کے درمیان، سیر وسلوک کے موضوع پر بیشتر کتابوں میں یہ حدیث انھیں الفاظ میں یا انھیں سے قریب تر الفاظ میں نقل کی گئی ہے۔ مفادِ حدیث 'اخلاصِ عمل' ہے 'اربعین یوماً' (چالیس دنوں) کی قید اس طرح کی قید نہیں ہے کہ بس چالیس دن ہی خلوص کے ساتھ عبادت کرنی ہے اس کے بعد پھر زندگی بھر خلوص کے ساتھ عبادت کرنے کی ضرورت باقی نہیں رہ جائے گی۔ بلکہ چالیس کی قید غالباً نفس

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

انسانی میں ایک خاص ملکہ پیدا کرنے کے لیے کم سے کم مدت کی نشاندہی ہے کہ اگر استمرار کے ساتھ انسان چالیس دنوں تک اپنے تمام اعمال کو انتہائی خلوص کے ساتھ انجام دینے کی سعی بلیغ کرے تو اس میں یہ ملکہ پیدا ہو جائے گا کہ وہ اپنے اعمال خلوص ہی کے ساتھ انجام دیا کرے گا اور 'ریاکاری' سے اس کا عمل اور اس کا نفس پاک ہو جائے گا۔

'حکمت کے چشموں' کا دل سے پھوٹ پڑنا اور زبان پر جاری ہونا اخلاصِ عمل کا انعامِ خداوندی ہے۔ دراصل قلبِ انسانی بہت سے اسرارِ ربانی اور رموزِ ملکوتی کا فطری طور پر خزینہ دار بنایا گیا ہے۔لیکن وہ اسرار و رموز ظاہر اس لیے نہیں ہوتے کہ انسان اپنے قلب کو دنیوی کدورتوں سے پاک نہیں رکھتا۔ اخلاص کے ساتھ عمل تطہیرِ قلب کا نسخۂ کیمیا ہے۔ جس کے نتیجے میں قلب اپنے اسرار و رموز کو آشکارا کرنے کے لائق بن جاتا ہے اور زبان اس کی بے کم و کاست اور موثر ترجمانی کی اہل بن جاتی ہے۔

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

(۲۲)

آنکھیں اور گریۂ روزِ قیامت

قال صلی اللہ علیہ و الہٖ وسلم

یَا عَلِیُّ کُلُّ عَیۡنٍ بَاکِیَۃٌ یَوۡمَ الۡقِیَامَۃِ اِلَّا ثَلَاثَ اَعۡیُنٍ. عَیۡنٌ سَہَرَتۡ فِی سَبِیۡلِ اللّٰہِ، عَیۡنٌ غُضَّتۡ عَنۡ مَحَارِمِ اللّٰہِ، وَ عَیۡنٌ فَاضَتۡ مِنۡ خَشۡیَۃِ اللّٰہِ."

(ابن شعبہ الحرانیؒ، تحف العقول، ص ۸)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا:

"اے علی! ہر آنکھ قیامت کے دن روتی ہوئی ہوگی سوائے تین آنکھوں کے۔

۱۔ وہ آنکھ جس نے خدا کی خاطر شب بیداری کی ہوگی۔

۲۔ وہ آنکھ جو خدا کی قائم کردہ حرمتوں کے لیے (حرام سے) بند رہے گی۔ اور

۳۔ وہ آنکھ جو خوفِ خدا میں آنسو بہائے گی۔"

یہ حدیث مبارک قیامت کی ہولناکیوں میں سکون وقرار کے بعض اسباب کی نشاندہی کرتی ہے۔ قیامت کے دن تمام آنکھوں کا روتا ہوا ہونا قیامت کے عمومی

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

اضطراب کی علامت ہے۔ لیکن اس کے ساتھ بعض آنکھوں کا تبسم ان پر لطفِ الٰہی کے خصوصی عنایات کا ثبوت بھی ہے۔ وہ آنکھیں جو قیامت کے دن نہیں روئیں گی ان کی تفصیل حدیث میں موجود ہے۔ لیکن اسی قبیل کی دوسری بہت سی حدیثوں میں خوفِ الٰہی میں گریہ کے ساتھ ساتھ ذکرِ الٰہی، یادِ خدا، یادِ پیمبرانِ خدا، یادِ اولیاء اللہ اور خصوصاً ذکرِ حضرت سید الشہدا امام حسین علیہ السلام میں گریہ کا تذکرہ بھی ہے۔ اور یقیناً جو آنکھیں حضرت امام حسین علیہ السلام کے غم میں آنسو بہائیں گی وہ بھی روزِ قیامت انھیں آنکھوں میں ہوں گی جن پر ہولِ قیامت کا کوئی اثر نہ ہوگا بلکہ وہ آنکھیں دوسروں کے لیے بشارتوں کا سرچشمہ بنی ہوئی ہوں گی۔

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

(۲۳)

نہی عن المنکر

قال صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم

مَنْ رَاءَی مِنْکُمْ مُنْکَرًا فَلْیُغَیِّرْهُ بِیَدِهٖ، فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَ ذٰلِکَ اَضْعَفُ الْاِیْمَانِ۔"

(مسند احمد بن حنبل ج ۳ ص ۴۰)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا،

"تم میں سے جو بھی کوئی برائی دیکھے تو اسے چاہیے کہ اس برائی کو اپنے ہاتھوں سے (اچھائی سے) بدل دے۔ (یعنی برائی کو مٹا دے) اور اگر وہ (اپنے ہاتھوں سے) ایسا نہ کر سکے تو اپنی زبان سے ہی کرے اور اگر اپنی زبان سے بھی نہ کر سکے تو دل سے کرے، اور یہ کمزور ترین ایمان ہے۔"

اس حدیث میں نہی عن المنکر کی تاکید فرمائی گئی ہے۔ لیکن اکثر جو دیکھا جاتا ہے کہ لوگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا نام لے کر دوسروں کو جا بے جا ٹوکتے رہتے ہیں۔ یہ لوگ زیادہ تر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے شرائط سے نابلد ہوتے ہیں۔ امر بالمعروف یا نہی عن المنکر کرنے والے کی سب سے اہم اور سب

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

سے پہلی شرط (جو دوسری حدیثوں اور اصولِ شریعت سے ثابت ہے) یہ ہے کہ انسان خود معروف و منکر کا واضح علم رکھتا ہو۔ معروف اور منکر خود اس کے لیے مبہم یا مشکوک نہ ہو۔ اور دوسری بڑی شرط یہ ہے کہ وہ معروف کو قائم کرنے اور منکر کو روکنے کی صلاحیت اور قدرت رکھتا ہو۔ اسی لیے اس حدیث میں 'استطاعت' کا ذکر آیا ہے۔ فَاِن لَّمْ یَسْتَطِعْ (اور اگر وہ ایسا نہ کر سکے) تو اس کا کم تر درجہ تجویز کیا گیا ہے۔ اسے اسی ابتدائی درجے پر جدوجہد کرنے کی تاکید نہیں کی گئی ہے۔ یہی ڈسپلن اگر اختیار کر لی جائے تو کبھی بھی ایمانی معاشروں میں خلفشار کی صورت پیدا نہ ہو۔

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

(۲۴)

شرِ اُمت

قال صلی اللّٰہُ علیه و آلہٖ وسلم

اَلا اِنَّ شَـرَّ اُمَّتِـیَ الَّـذِیْنَ یُکْرَمُوْنَ مَخَافَةَ شَرِّهِمْ، اَلا وَ مَنْ اَکْرَمَهُ النَّاسُ اِتِّقَآءَ شَرِّهٖ فَلَیْسَ مِنِّیْ.

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا،

''باخبر رہو! میری امت کے بدترین لوگ وہ ہیں جن کا احترام ان کی بدی کے خوف سے کیا جاتا ہے۔ آگاہ رہو! لوگ جس کا احترام اس کی بدی کے خوف سے کریں وہ مجھ سے نہیں ہے۔''

یہ حدیثِ مبارک زندگی بسر کرنے کے معاشرتی آداب سے متعلق ایک اہم امر کی نشاندہی کرتی ہے۔ انسانی زندگی میں حفظِ مراتب اور ادب واحترام کے بہت سے مواقع ہوتے ہیں۔ لیکن ان تمام آداب واحترامات اور رسومِ اعزاز وتکریم کی بنیاد اسلامی تہذیب میں علم اور محبت کے مراتب اور اقدار پر رکھی گئی ہے۔ اور اسی کے مقابلہ میں تکبر کے شر پسندانہ یا شر کے متکبرانہ اطوار کو ہر طرح کچلنے اور مٹانے کی تاکید بھی کی گئی ہے۔

اس حدیثِ مبارک میں اسی نکتہ کی طرف متوجہ کیا گیا ہے کہ بعض لوگ اپنے

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

سرمایہ یا دنیوی اقتدار کی بنا پر یہ چاہتے ہیں کہ دوسرے ان کا احترام کریں اور اپنے اس جذبہ خودسازی وخودنمائی وخودستائی میں وہ ہر طرح کے حفظِ مراتب کو نظر انداز بھی کر دیتے ہیں۔ خصوصاً علما، فن کاروں اور اپنے بزرگوں کو بھی اپنے احترام میں کھڑے ہونے یا دیگر آداب ورسومِ احترام وتکریم کا پابند بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اگر کوئی ان کا ان کے حسب منشا احترام نہیں کرتا تو وہ مغرور وخود پسند افراد ان کے درپے آزار بھی ہو جاتے ہیں۔ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس ارشادِ مبارک میں ایسے ہی افراد سے برأت وبیزاری کا اظہار فرمایا ہے۔

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

(۲۵)

علم اور قرآن

قال صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم

مَنْ قَالَ فِی الْقُرْاٰنِ بِغَیْرِ عِلْمٍ فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ.

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"جو قرآن کے بارے میں علم کے بغیر کلام کرے وہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنالے۔"

یہ قولِ پیغمبرؐ آپ کے چھوٹے نواسے 'سبطِ اصغر'، شہیدِ کربلا اور سید الشہداء امام حسین علیہ السلام کی زبانی نقل ہوا ہے۔ اور اپنے اختصار کے باوجود عظیم ہدایت و پیغام کا حامل ہے۔

قرآنِ حکیم بلاشبہ کلامِ الٰہی ہے اور اپنے مثالی ایجاز کے باوصف قیامِ قیامت تک کے تمام رطب ویابس کا خزینہ ہے۔ اس کی تفسیر صرف عربی لغت کے علم کی مدد سے ممکن نہیں ہے اور نہ صرف اس کی ظاہری تفسیر کافی ہوسکتی ہے، بلکہ اس کے اندر تہہ در تہہ مضامین کا سمجھنا بھی ضروری ہے۔ لیکن یہ سب ہر کس و ناکس کے ذاتی معلومات اور مشاہدات و تجربات کی روشنی میں ممکن نہیں ہے۔ بلکہ اس کے لیے سنت پیغمبرؐ کا علم بھی پوری طرح ضروری ہے اور یہی وہ 'علم' ہے جس کی طرف اس

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

حدیثِ مبارک میں متوجہ اور ملتفت کیا گیا ہے۔ یقیناً اس کے ساتھ ساتھ اور بھی تمام علوم لازمی ہیں لیکن بغیر اس کے کوئی بھی دوسرا علم کبھی بھی فہمِ قرآن کے لیے کافی نہیں ہوسکتا۔

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

(۲۶)

سنتِ حسنہ

قال صلی اللّٰہ علیہ و آلہٖ وسلم

مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ اَجْرُهَا وَ اَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَيْئًا.

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔

''جو بھی کسی اچھے طرزِ عمل کی بنیاد ڈالے گا اسے اس طرزِ عمل کا ثواب ملے گا اور ساتھ ہی اس پر قیامت تک عمل کرنے والے تمام لوگوں کا ثواب بھی، ان کے اپنے ثواب میں کسی بھی کمی کے بغیر اسے ملتا رہے گا۔''

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ ارشاد بھی آپ کے چھوٹے نواسے حضرت امام حسین علیہ السلام کی زبانی نقل ہوا ہے اور کس قدر فکر انگیز اور حوصلہ بخش قول ہے۔ بعض لوگ کسی بھی نئے طرزِ عمل کی ایجاد کو بدعت سے تعبیر کرتے ہیں۔ جبکہ بدعت اس عمل یا طرزِ عمل کا نام ہے جو شارع کے جواز اور اس کی پسندیدگی کے بغیر شریعت و دین میں ایجاد کیا جائے۔ لیکن اگر دین و شریعت پر عمل کرنے کا یا کسی بھی حکم یا تقاضائے دین کو بروئے کار لانے کا کوئی ایسا اچھا طرزِ عمل اختیار کیا جائے

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

جو پہلے سے موجود نہ ہو لیکن اس سے دین کے کسی تقاضے کی تکمیل ہو رہی ہو یا...... دین وشریعت کے تقاضوں سے قطع نظر...... عام انسانی معاشرت کے آداب میں کوئی ایسا اچھا طرزِ عمل اختیار کیا جائے جو پہلے سے موجود یا متعارف نہ ہو لیکن اس کی اچھائی میں کوئی شبہ نہ ہو تو اسے بدعت نہیں بلکہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے الفاظ میں 'سنتِ حسنہ' سے تعبیر کیا جائے گا۔ اور یقیناً اس کا اجر وثواب بھی مترتب ہوگا جس کی دلالت بلکہ ضمانت واضح طور پر اس حدیث میں پائی جاتی ہے۔

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

(۲۷)

صلوٰت وسلام

قال صلی اللّٰہ علیہ و آلہٖ وسلم

"اَلْبَخِیْلُ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلَمْ یُصِلِّ عَلَیَّ".

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"بخیل ہے وہ جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر سلام و درود بھیجنا آپ سے فکری اور عملی دونوں طرح کی وابستگی کا اعلان بھی ہے اور آپ سے ظاہری اور باطنی دونوں طرح کے توسل کا سامان بھی!

نماز جو صرف اور صرف اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کے لیے پڑھی جاتی ہے اس میں بھی آپ پر درود بھیجنا واجب ہے اور نماز کا اختتام آپ پر 'سلام' بھیجنے پر ہوتا ہے۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے بلکہ ہر موحد و خدا پرست مؤمن و مسلم کے لیے بے حد فکر انگیز ہے۔

اس حدیثِ مبارک کو محدثینِ اہلِ اسلام میں امام احمدؒ بن حنبل، امام نسائیؒ، بیہقیؒ اور طبرانیؒ وغیرہ نے امام حسین علیہ السلام کی سند سے نقل کیا ہے۔ اس میں آپؐ

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

کانامِ مبارک آنے پر صلوٰت نہ بھیجنا بخل قرار دیا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ پست ترین بخل ہے کہ اس ذاتِ گرامی کا تذکرہ ہو جس کے تصدق میں دنیا اور عقبیٰ دونوں کی نفیس ترین نعمتیں نصیب ہوئی ہیں اور انسان اس پر درود وسلام کے دو کلمے بھی نثار نہ کر سکے۔ درود وسلام کا ذکر ہے تو یہ تذکر بھی ضروری ہے کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قرآن مجید میں آیتِ صلوٰت (سورۃ احزاب، آیت ۵۲) نازل ہونے پر اپنے اوپر صلوٰت بھیجنے کا طریقہ تعلیم فرمایا ہے جس میں یہ تاکید فرمائی ہے کہ جب بھی مجھ پر صلوٰت بھیجو میری آل پر بھی صلوٰت بھیجو، مجھ پر ناتمام صلوٰت نہ بھیجا کرو۔ لَا تُصَلُّوْا عَلَیَّ الصَّلٰوۃَ الْبُتَرَآء۔ (ابن حجر، الصواعق المحرقہ)

اللّٰھم صل وسلم علی محمد و آلِ محمد اللّٰھم صل وسلم!

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

(۲۸-۲۹)

خلفائے اثنا عشر

عن جابر بن سمرةؓ قال النبی صلی اللّٰہ علیه و آلهٖ وسلم: "لَا یَزَالُ هٰذَا الْاَمْرُ عَزِیْزًا اِلٰی اَثْنَا عَشَرَ خَلِیْفَةً، قَالَ ثُمَّ تَکَلَّمَ بِشَیْءٍ لَمْ اَفْهَمْهُ فَقُلْتُ لِاَبِیْ مَا قَالَ؟ فَقَالَ کُلُّهُمْ مِنْ قُرَیْشٍ."

یہ روایت جابر بن سمرہؓ سے نقل ہوئی ہے۔ انھوں نے کہا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "یہ امر بارہ خلفا تک بلند رہے گا۔" جابرؓ نے کہا کہ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ فرمایا، جسے میں نہ سمجھ سکا تو میں نے اپنے والد سے دریافت کیا، کیا فرمایا؟ انھوں نے کہا، فرمایا، "وہ سب کے سب قریش سے ہوں گے۔"

اس حدیث کو صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے ساتھ ساتھ تقریباً تمام حدیثی مجموعوں میں نقل کیا گیا ہے اور اس پر بڑی معرکہ آرا شرحیں لکھی گئی ہیں۔ اس مختصر حاشیہ میں ان تمام شرحوں پر رائے زنی کا موقع نہیں ہے نہ راوی اور اس کی بھول کا جائزہ لینے کا محل ہے۔ جو بات ہمارے نزدیک حقیقتاً 'مغزِ سخن' کی حیثیت رکھتی ہے وہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے بعد اپنی خلافت کو اور مسلمانوں

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

کی ہدایت ورہبری کو بارہ خلفاء یا بارہ اماموں میں منحصر قرار دیا ہے۔اس حقیقت پر آپؐ کی دوسری بہت سی حدیثیں بھی شہادت دینے کے لیے موجود ہیں۔جنھیں علمائے اسلام نے اپنی مستند کتابوں میں درج کیا ہے۔ مثلاً محدث حمویؒ نے اپنی مشہوراور مایۂ ناز کتاب 'فرائدالسمطین 'میں (ج ۲ باب ۶ ص ۳۱۳ پر) یہ حدیث نقل فرمائی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نقل فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اَنَا سَيِّدُ الْمُرْسِلِيْنَ وَ عَلِيٌّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ سَيِّدُ الْوَصِيِّيْنَ وَ اَنَّ اَوْصِيَائِيْ بَعْدِيْ اِثْنَا عَشَرَ اَوَّلُهُمْ عَلِيٌّ بْنُ اَبِيْ طَالِبٍ وَ اٰخِرُهُمُ الْقَائِمُ الْمَهْدِيْ."

"میں رسولوں کا سردار ہوں اور علی ابن ابی طالب وصیّوں کے سردار ہیں اور میرے بعد میرے بارہ وصی ہیں جن کے پہلے علی بن ابی طالب اور آخری مہدی قائم (علیہما السلام) ہیں۔"

صلوٰت اللّٰہ و سلامه علیهم اجمعین!

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

(۳۰)

اہتمامِ نماز

عَنْ فاطمة بنت رسول الله صلی الله علیه و آلہٖ وسلم،
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللّٰہ علیه و آلہٖ وسلم قال:
"خِیَارُکُمْ اَلْیَنُکُمْ مَنَاکِبَ فِی الصَّلٰوۃِ."

جناب سیدہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے: "تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو نماز میں سب سے زیادہ انکسار رکھتا ہے۔"

'اَلْیَنُکُمْ مَنَاکِبَ' تواضع اور انکساری کے معنی میں آتا ہے۔ جیسا کہ اسی مسند میں ایک اور حدیث میں آیا ہے خِیَارُکُمْ اَلْیَنُکُمْ مَنَاکِبَ وَ اَکْرَمُهُمْ لِنِسَائِهِمْ لیکن اس مقام پر نماز کے تعلق سے اس کا مفہوم نماز میں خشوع وخضوع پیدا کرنے سے متعلق ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ نماز میں پوری توجہ یعنی خدا کے حضور میں مکمل فروتنی اور سر بسر تسلیم ہو جانا ہی نماز کا جوہر ہے۔

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

(۳۱)

آدابِ مسجد

'دعائے ورودِ مسجد' کے عنوان سے حضرت فاطمہ بنت الحسین کی روایت سے پانچ قرأتیں نقل کی گئی ہیں، جن میں سے صرف دو روایتوں کو یہاں پر نقل کیا جاتا ہے، کیوں کہ ان دونوں روایتوں میں ایک بنیادی وجہِ امتیاز موجود ہے۔ بقیہ تین روایتوں کے الفاظ تقریباً ایک ہی سے ہیں۔ پہلی روایت:

عَنْ فَاطِمَةَ قالت:

"كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه و آله و سلم اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ، قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ صَلَّى اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِى ذُنُوْبِى وَ سَهِّلْ لِى اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ" وَ اَذَا خَرَجَ قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ، اِلَّا اَنَّهُ يَقُوْلُ "اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِى ذُنُوْبِى وَ سَهِّلْ لِى اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَ فَضْلِكَ."

جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا ارشاد فرماتی ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو فرماتے تھے: بِسْمِ اللّٰهِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ صَلَّى اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهِ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِى

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

ذُنُوبِی وَ سَهِّلْ لِی اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ ''اللہ ہی کے نام کے سہارے اور ساری تعریف اللہ ہی کے لیے ہے اور درود و رحمت ہے اللہ کی جانب سے اس کے رسول پر۔ اے معبود! میرے گناہوں کی مغفرت فرما اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کشادہ فرما دے!

اور جب مسجد سے باہر نکلتے تو اس طرح دعا کرتے۔اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِی ذُنُوبِی وَ سَهِّلْ لِی اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَ فَضْلِکَ. ''اے خدا! میرے گناہوں کی مغفرت فرما اور میرے (داخلے کے) لیے اپنی رحمت اور فضل کے دروازے کو آسان کر دے۔''

دوسری روایت:

''اَنَّ النَّبِیَّ کَانَ اِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ یَقُوْلُ: بِسْمِ اللّٰهِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ فَاغْفِرْ ذُنُوْبِیْ وَ افْتَحْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ'' وَاِذَا خَرَجَ یَقُوْلُ ''بِسْمِ اللّٰهِ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ وَ اغْفِرْ ذُنُوْبِی وَ افْتَحْ لِی اَبْوَابَ فَضْلِکَ.''

یوں تو ہر نفس پر ہر متنفس کو حمد و شکر خدا اور ذکر خدا ضروری اور زیبا ہے لیکن بعض اعمال بجالانے اور بعض اقدامات سرانجام دینے سے قبل اور بعض مہمات سر کر لینے کے بعد خاص طور پر حمد و شکر و ذکر ضروری ہے۔ مسجد میں داخل ہوتے وقت یادِ خدا، مسجد میں داخل ہونے کے بعد نماز و دعا میں ہوش و حواس کو یکسوئی عطا کرتی

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

ہے۔اور مسجد سے نکلتے وقت کی دعا مسجد سے باہر کی زندگی میں استقامت اور خیر و برکت کا ذریعہ بنتی ہے۔اس حدیث میں جو دعائیں نقل ہوئی ہیں ان میں امتیوں کے لیے بڑا سبق ہے۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو معصوم تھے،اور ایسے معصوم تھے کہ ان سے کسی گناہ یا غلطی کا سرزد ہونا تو کجا،بھول چوک کا امکان بھی نہ تھا۔پھر بھی آپؐ اپنے رب کے حضور اس طرح سے دعا فرماتے تھے تا کہ آپ کی معصومیت کا خیال رکھتے ہوئے طلب کرامت کے افراد بارگاہِ الٰہی کا ادب سیکھیں اور اپنی حیثیت کا لحاظ رکھتے ہوئے طلبِ عفو و مغفرت میں کبھی بھی کوتاہی نہ کریں۔!

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

(۳۲)

اَخلاق

عن الحسین بن علی علیه السلام قال: قال رسول الله صلی الله علیه و آلہٖ وسلم

"اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ مَعَالِیَ الْاَخْلَاقِ وَ اَشْرَفَهَا وَ یُکْرِهُ سَفْسَافَهَا."

حضرت امام حسین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: خداوندِ عالم بلند اخلاق و کردار کو پسند فرماتا ہے اور پست حرکتوں کو ناپسند کرتا ہے۔

حسن اخلاق ہی حسنِ انسانیت ہے۔ اسلام نے حسن اخلاق پر اتنا زور دیا ہے کہ بعض حدیثوں میں حسنِ اخلاق کو اسبابِ مغفرت وشفاعت میں شمار کیا گیا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ ارشادِ مبارک بھی مشہور ہے کہ آپؐ نے فرمایا، بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَکَارِمَ الْاَخْلَاقِ. "میں اخلاقی قدروں کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہوں۔" اس حدیث میں بھی بلند اخلاق کے لیے رب کریم کی پسندیدگی کا مژدہ اسی مقصدو ہدف کو حاصل کرنے کے لیے سنایا گیا ہے۔

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

(۳۴)

عورت کا مرتبہ

عن فاطمة ابنة رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه و آلہٖ وسلم،

ان رسول اللّٰہ صلی اللہ علیه و آلہٖ وسلم قال:

"خِیَارُکُمْ اَلْیَنُکُمْ مَناکِبَ وَ اَکْرَمُھُمْ لِنِسَائِھِمْ."

جناب فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے، "تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو زیادہ منکسرِ مزاج ہو اور اپنی عورتوں پر زیادہ مہربان ہو۔"

تواضع، فروتنی، منکسر مزاجی اسلام اور انسانیت کی سب سے بڑی اخلاقی روِش ہے۔ اسی کے ساتھ عورتوں کا احترام اور ناز برداری کی حد تک ان کا خیال رکھنے کا اخلاقی رویہ اختیار کرنے پر بھی اسلامی طرزِ معاشرت میں بہت زور دیا گیا ہے۔ اس حدیث شریف میں بھی انھیں باتوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

(۳۴)

عورتوں کے بعض خصوصیات

عن علی بن ابی طالب علیہ السلام عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم قال:

"النِّسَاءُ عَیٌّ وَ عَوْرَاتٌ. فَاسْتُرُوْا عَیَّهُنَّ بِالسُّکُوتِ وَ عَوْرَتَهُنَّ بِالْبُیُوتِ."

مولائے کائنات حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام سے روایت ہے کہ نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا، "عورتیں (فرطِ حیا سے) گونگی ہوتی ہیں اور (افراطِ حسن و جاذبیت سے) سراپا ستر و حجاب کی مستحق ہوتی ہیں۔ تم ان کے گونگے پن کا خود اپنی خاموشی سے اور اُن کی عصمت کا انھیں گھروں میں رکھ کر پردہ رکھو۔

اِس ارشادِ مبارک میں عورتوں کی نفسیات اور ان سے وابستہ بعض معاشرتی مسائل کا انتہائی مختصر لفظوں میں احاطہ کیا گیا ہے۔

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

(۳۵)

بیماری یا بہانۂ رحمت

عن فاطمة الکبریٰ سلام اللّٰہ، قالت: قال النبی صلی اللّٰہ علیہ و آلہٖ وسلم: "اِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ اَوْحَی اللّٰہُ اِلٰی مَلَائِکَتِہٖ اَنِ ارْفَعُوْا عَنْ عَبْدِیَ الْقَلَمَ مَا دَامَ فِی وَثَاقِیْ، فَاِنِّیْ حَبَسْتُہٗ، حَتّٰی اَقْبِضَہٗ اَوْ اُخَلِّیَ سَبِیْلَہٗ."

جناب سیدہ سلام اللہ علیہا نے فرمایا کہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ارشاد ہے: جب کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے تو پروردگار اپنے ملائکہ کو وحی فرماتا ہے کہ: میرے اس بندے کے نامۂ اعمال لکھنے سے قلم روک لو، جب تک کہ یہ میری گرفت میں ہے۔ اس لیے کہ میں نے ہی اسے (بیماری میں مبتلا کر کے) گرفتار کیا ہے۔ یہاں تک کہ میں اسے اٹھا نہ لوں یا پھر اسے روبراہ نہ کروں۔

اس حدیث شریف میں رحمتِ الٰہیہ کی ایک طرفہ شان کا اظہار کیا گیا ہے کہ بیماری کی حالت میں جو فرائض چھوٹتے ہیں یا اس کے فرامین کی خلاف ورزی ہو جاتی ہے وہ ربّ کریم اس پر عتاب و عِقاب نہیں فرماتا بلکہ اپنی عفوو مغفرت سے کام لے کر نوازش فرماتا ہے۔

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

(۳۶)

سوالی کا حق

عن الحسین علیہ السلام ان النبی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم قال:

"لِلسَّائِلِ حَقٌّ وَّ اِنْ جَآءَ عَلٰی فَرَسٍ."

امام حسین علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "سوال کرنے والے کا حق ہے (کہ اسے ضرور عطا کیا جائے) چاہے وہ گھوڑے پر سوار ہی کیوں نہ ہو۔"

گداگری ذلت ہے۔ افسوس ہے کہ بعض مذاہب میں یہ چیز مذہبی لوگوں کے طریقِ زندگی کے طور پر اپنالی گئی ہے۔ اسلام نے صرف اس کی مذمت ہی نہیں کی ہے بلکہ اس برائی کے مٹانے کی ہر ممکن راہ و رَوِش کی نشاندہی بھی کی ہے اور بعض طریقوں کو اختیار کرنا مذہبی طور پر فرض بھی قرار دیا ہے۔ اسلام کے مالی عبادات...... زکوٰۃِ واجب، خمس اور صدقات کا نظام اسی لیے مقرر کیا گیا ہے۔ اس کے تفصیلی احکام اور آداب متعلقہ کتابوں میں وضاحت کے ساتھ موجود ہیں۔ یہ حدیث شریف انسان کو اس کی آبرو محفوظ رکھنے کی ترغیب دیتی ہے کہ اگر کوئی انسان سوالی بن کر آتا ہے تو یہ سمجھو کہ اس نے اپنی آبرو تمھارے حوالے کر دی ہے۔ اب اس کی

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

احتیاج کو پورا کرنا تمھارے لیے فرض ہے اور اس کی احتیاج کا پورا ہونا اس کا حق ہے، جس کی آدائیگی میں دونوں ہی کی آبرو محفوظ رہتی ہے۔

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

(۳۷)

صحت

عن فاطمة الکبریٰ بنت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آلہٖ وسلم قالت:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللّٰه علیه و الٰہٖ وسلم: "لَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهُ مَنْ بَاتَ وَ فِيْ يَدِهٖ غَمْرٌ."

روایت ہے، جناب فاطمہ سلام اللہ علیہا سے رسولِ خدا صلعم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص اپنے علاوہ کسی کی ملامت نہ کرے جو رات کو ایسی حالت میں سوئے کہ اس کے ہاتھ میں چکنائی ہو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ ارشادِ مبارک روزمرہ کی زندگی میں صفائی ستھرائی کے آداب سے متعلق ہے جس میں بہت سے رموزِ صحت بھی پائے جاتے ہیں۔ اگر انسان رات کو اپنے ہاتھوں کو ٹھیک سے دھوئے بغیر سو جائے اور اس میں روغن یا کوئی بھی چکنائی ہو تو اسے بہت زیادہ نقصان پہنچ سکتا ہے جس کی بنا پر وہ انسان سوائے اپنے آپ کے اور کسی کی ملامت کا حق نہیں رکھتا۔ بالکل اسی طرح کی ایک اور روایت میں یہ بتایا گیا ہے کہ رات کو ہاتھوں میں چکنائی کے ساتھ سو جانے سے جنون کا مرض بھی لاحق ہو سکتا ہے۔

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

(۳۸)

پاداشِ ظلم

عَن فاطمة سلام اللّٰه علیها قالت: قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه و آلہٖ وسلم:

مَا الْتَقَی الْجُنْدَانِ ظَالِمَانِ اِلَّا تَخَلَّی اللّٰهُ مِنهُمَا فَلَمْ یُبَالِ اَیُّهُمَا غَلَبَ، وَ مَا الْتَقَی جُنْدَانِ ظَالِمَانِ اِلَّا کَانَتِ الدَّائِرَةُ عَلٰی اَعْتَاهُمَا."

روایت ہے جناب فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا سے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب بھی کوئی دو گروہ آپس میں لڑتے ہیں اور دونوں ہی ظالم ہوتے ہیں تو پروردگار انھیں ان کے حال پر چھوڑ دیتا ہے۔ اور جب بھی ایسے دو ظالم گروہ آپس میں لڑتے ہیں تو ان میں سے وہی مغلوب ہوتا ہے جو زیادہ ظالم ہوتا ہے۔

اس حدیثِ مبارک میں کمالِ عدلِ الٰہی کو انتہائی دل آویز پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے۔ معبودِ برحق بلاشبہ عادل ہے اور کبھی بھی ذرہ برابر بھی ظلم اس سے سرزد نہیں ہوسکتا۔ یہ بھی اس کا لطف عام ہے یا اس کی رحمت عام کا قہری نفاذ ہے کہ جو جس قدر بھی مظلوم ہوتا ہے وہ اسی قدر اس کی حمایت و مدد سے بہرہ مند ہوتا ہے۔

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

(۳۹)

تکبر

عن الحسین علیه السلام ان عَبْدَاللّٰهِ اِبْنَ عُمَرٍ جَآءَ اِلیٰ النَّبِیِّ صلی الله علیه وآلهٖ وسلم، فَقَالَ:

یَا رَسُوْلَ اللهِ مِنَ الْکِبْرِ اَنْ اَلْبِسَ الْحُلَّةَ الْحَسَنَةَ؟

قَالَ: لَا.

قَالَ: اَفَمِنَ الْکِبْرِ اَنْ اَصْنَعَ طَعَامًا فَاَدْعُوَ قَوْمًا یَأْکُلُوْنَ عِنْدِیْ وَ یَمْشُوْنَ خَلْفَ عَقِبِیْ؟

قَالَ: لَا.

قَالَ فَمَا الْکِبْرُ؟ قَالَ: اَنْ تَسْفَهَ الْحَقَّ وَ تَغْمِسَ النَّاسَ.

روایت ہے امام حسین علیہ السلام سے کہ عبداللہ بن عمر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہا، یارسول اللہ، کیا اچھے کپڑے پہننا تکبر ہے؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں!

پھر پوچھا: کیا اچھے کھانے بنا کر لوگوں کو دعوت دوں اور وہ لوگ دعوت کھا کر میرے پیچھے چلیں، یہ تکبر ہے؟

آپؐ نے فرمایا "نہیں"

92

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

عبداللہ بن عمر نے سوال کیا: پھر تکبر کیا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا، ''تکبر یہ ہے کہ حق کو جانتے ہوئے ضائع و برباد کرو اور لوگوں کو گمراہی میں مبتلا کرو۔''

کبرائی خدا ہی کو زیبا ہے۔ بڑائی بس اسی کی ہے۔ اس کے علاوہ کسی کو کسی طرح کی بڑائی نصیب نہیں ہے۔ اس کے بنائے ہوئے اور بتائے ہوئے طور طریق کو اپنانے میں انسانوں کی بندگی اور سچی بڑائی دونوں ہی کا راز چھپا ہوا ہے اور اس کے برخلاف خودرائی سے چلنے اور اپنی خواہش کے مطابق سچائیوں کو الٹنے پلٹنے میں اس کی نافرمانی بھی ہے اور تکبر یا جھوٹی بڑائی، گھمنڈ یا رعونت کی رسوائی بھی۔ اس حدیث شریف میں اسی نکتہ کو سامنے لایا گیا ہے۔

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

(۴۰)

حیوانات کا حق

عن الحسین علیه السلام ان رسول الله صلی الله علیه و آلہٖ وسلم قال:

"لَا تَطْرُقُوا الطَّيْرَ فِي اَوْ كَارِهَا، فَاِنَّ اللَّيْلَ لَهُ اَمَانٌ."

روایت ہے امام حسین علیہ السلام سے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ، "پرندوں کے آشیانوں کو راتوں کو نہ کھڑکاؤ، کیوں کہ رات ان کے لیے بچاؤ ہے۔"

نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس حدیث مبارک سے راتوں کو پرندوں کے شکار کرنے کی کراہت اور خصوصیت کے ساتھ راتوں میں پرندوں کو ان کے گھونسلوں سے پکڑنے کی ممانعت کا مفہوم سامنے آتا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اس حکم سے انسان کے معیارِ شرافت کو بڑھانا، پرندوں کو انسان کی بے مہار حرص وہوس سے بچانا اور اس طرح خداوندِ عالم کی رحمت عام سے پرندوں کو بھی خصوصی فیض پہنچانا مقصود ہے۔

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

سُبۡحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الۡعِزَّۃِ عَمَّا

95

یَصِفُوۡنَ. وَ سَلَامٌ عَلٰی الۡمُرۡسَلِیۡنَ.

وَالۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

......یادداشت......

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

The Actual price of this book is
that your read the book with affection &
concern for your self.
and
Please Recite Sura-e-Fatiha
for my Parents

S. Ameer Abbas

Presented by: www.Jafrilibrary.com

Presented by: www.Jafrilibrary.com

CHALEES HADEESEN

(FORTY PROPHETIC TRADITIONS)

Compiled & Translated by

Hujjatul Islam Wal Muslemeen

Syed Zulqadar Razavi

Babul Murad Centre

(International Islamic Link. U.K.)

Presented by: www.Jafrilibrary.com